Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم   نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد
60

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ
3

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

15 صفر 1432 ہجری - 20 صلح 1390 ہش - 20 جنوری 2011ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین

اللّٰھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

جب تم گھروں میں داخل ہونے لگو تو اپنے عزیزوں یا دوستوں پر سلام کہہ لیا کرو۔ یہ اللہ کی طرف سے بڑی برکت والی اور پاکیزہ دعا ہے

ارشاد باری تعالیٰ

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰی اَھْلِھَا ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ۔ (سورۃ النور:۲۸)

"اے مومنو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں نہ داخل ہوا کرو جب تک کہ اجازت نہ لے لو اور (داخل ہونے سے پہلے) ان گھروں میں بسنے والوں کو سلام نہ کرلو۔ یہ تمہارے لئے اچھا ہوگا۔ اور اس (فعل) کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم (نیک باتوں کو ہمیشہ) یاد رکھو گے"۔

"...... فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُیُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ تَحِیَّۃً مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ مُبٰرَکَۃً طَیِّبَۃً کَذَالِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمُ الْاٰیَاتِ لَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ۔ (سورۃ النور:۶۲)

"پس جب تم گھروں میں داخل ہونے لگو تو اپنے عزیزوں یا دوستوں پر سلام کہہ لیا کرو۔ یہ اللہ کی طرف سے بڑی برکت والی اور پاکیزہ دعا ہے۔ اسی طرح اللہ اپنے احکام تمہیں کھول کر سناتا ہے تا کہ تم عقل سے کام لو"

وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْھَا اَوْ رُدُّوْھَا اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَسِیْبًا"۔ (سورۃ النساء 87)

"اور جب تمہیں کوئی دعا دی جائے تو تم اس سے اچھی دعا دو یا (کم سے کم) اُسی کو لوٹا دو۔ اللہ یقیناً ہر ایک امر کا حساب لینے والا ہے"۔

"یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ فَتَبَیَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰی اِلَیْکُمُ السَّلٰمُ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا فَعِنْدَاللّٰہِ مَغَانِمُ کَثِیْرَۃٌ کَذَالِکَ کُنْتُمْ مِنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ فَتَبَیَّنُوْا اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا"۔ (سورۃ النساء:95)

"اور اے ایماندارو! جب تم اللہ کی راہ میں سفر کرو تو چھان بین کر لیا کرو اور جو تمہیں سلام کہے اسے (یہ) نہ کہا کرو کہ تو مومن نہیں۔ تم ورلی زندگی کا سامان چاہتے ہو۔ سو اللہ کے پاس بہت سی غنیمتیں ہیں پہلے تم (بھی) ایسے ہی تھے پھر اللہ نے تم پر احسان کیا۔ پس تم پر لازم ہے (کہ) تم چھان بین کر لیا کرو۔ جو کچھ تم کرتے ہو اس سے اللہ یقیناً آگاہ ہے"۔

"وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ ھَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَھُمُ الْجَاھِلُوْنَ قَالُوْاسَلٰمًا" (سورۃ الفرقان:64)

"اور رحمٰن کے (سچے) بندے وہ ہوتے ہیں جو زمین پر آرام سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو وہ (لڑتے نہیں بلکہ) کہتے ہیں کہ ہم تو تمہارے لئے سلامتی کی دعا کرتے ہیں"۔

"وَاُدْخِلَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھَارُ خَالِدِیْنَ فِیْھَا بِاِذْنِ رَبِّھِمْ تَحِیَّتُھُمْ فِیْھَا سَلٰمٌ۔" (سورۃ ابراھیم:24)

"اور جو لوگ ایمان لائے ہوں گے اور انہوں نے (نیک اور) مناسب حال عمل کئے ہوں گے انہیں ان کے رب کے حکم سے ایسے باغوں میں جن کے (سایوں کے) نیچے نہریں بہتی ہوں گی داخل کیا جائے گا (اور) وہ ان (جنتوں) میں بستے چلے جائیں گے اور وہاں ان کی (ایک دوسرے کیلئے یہ) دعا ہوگی۔ (کہ تم پر) سلامتی (ہو)"۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆...... "حضرت عبداللہ بن سلامؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ اے لوگو! سلام کو رواج دو۔ ضرورت مند کو کھانا کھلاؤ۔ صلہ رحمی کرو اور اس وقت نماز پڑھو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں اگر تم ایسا کرو گے تو سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے"۔

(ترمذی)

☆......حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آیا اور پوچھا کون سا اسلام افضل اور بہتر ہے آپؐ نے فرمایا: کھانا کھلانا اور ہر ملنے والے کو خواہ جان پہچان ہو یا نہ ہو سلام کرنا" (بخاری کتاب الاسْتئذآن باب السلام للمعرفۃ وغیر معرفۃ)

☆......حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے میرے بیٹے! جب تم گھر جاؤ تو سلام کہو اس طرح تجھے بھی برکت ملے گی اور تیرے خاندان کو بھی"۔

(ترمذی کتاب الاستئذان باب فی التسلیم اذا دخل بیتہ)

☆......حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس کے پاس سے گذرے۔ جس میں مسلمان، مشرکین، بت پرست، یہود سب ملے جلے بیٹھے تھے آپؐ نے ان کو السلام علیکم کہا"

(بخاری کتاب الاستئذان باب التسلیم فی مجلس فیہ اخلاط من المسلمین والمشرکین)

فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ایک دوست نے عرض کی کہ مخالفین نے ہم کو سلام کہنا چھوڑ دیا۔ فرمایا:۔

"تم نے اُن کے سلام سے کیا حاصل کر لینا ہے۔ سلام تو وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو۔ خدا تعالیٰ کا سلام وہ ہے جس نے ابراہیمؑ کو آگ سے سلامت رکھا جس کو خدا کی طرف سے سلام نہ ہو بندے اس پر ہزار سلام کریں اس کے واسطے کسی کام نہیں آسکتے۔ قرآن شریف میں آیا ہے سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَبٍّ رحیم" (ملفوظات جلد نہم۔ صفحہ 318)

☆☆☆☆☆

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

ادارہ بدر میں نئی تبدیلی

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہفت روزہ بدر ترقیات کی منازل طے کرتا جا رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں الحکم اور البدر دو اخبار قادیان سے نکلتے تھے جنہیں حضور نے اپنے دو باز و قرار دیا تھا۔ ان اخباروں میں قرآن مجید و احادیث کے بابرکت ارشادات کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بصیرت افروز علمی مضامین آپ کے ملفوظات الہامات اور جماعت احمدیہ کی مساعی کا ذکر ہوتا تھا۔ پھر بعض وجوہات کی بناء پر یہ اخبار جاری نہ رہ سکے۔ تقسیم ہندو پاک کے بعد خاص طور پر بھارت کی بکھری ہوئی جماعتوں میں رابطہ افراد جماعت کی تعلیم و تربیت اور خلیفۂ وقت کے ارشادات اور جماعتی مساعی سے واقف کرانے کی اہم ضرورت کے پیش نظر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے قادیان سے ایک اخبار جاری کرنے کا ارشاد فرمایا۔

چنانچہ ۱۹۵۱ء میں نمونہ کا پرچہ شائع ہوا۔ پھر اس کی قانونی رجسٹریشن ہونے کے بعد ۱۹۵۲ سے باقاعدہ ہفت روزہ بدر کا اجراء ہو گیا۔ ان نامساعد حالات میں ایک اخبار کو جاری کرنا اور مسلسل اس میں بہتری پیدا ہوتے جانا اور اس کے بے بہا شیریں ثمرات کا حاصل ہونا یقیناً اللہ تعالیٰ کے بے شمار افضال و برکات اور تائیدات نیز حضرت مصلح موعودؓ کی خداداد دوررس نظر کا آئینہ دار ہے۔ مسودات کی تیاری ہاتھ کی مسطر پر کتابت پروف ریڈنگ اور فائنل کرنے کے مراحل نیز جالندھر و امرتسر سے لیتھو پرنٹنگ کا جو کھم بھرا مسلسل کام تھا جو بدر میں انتھک خدمت کرنے والے مخلصین نے محض رضائے باری تعالیٰ کیلئے سرانجام دیا اور آج تک دیتے آ رہے ہیں۔ ۱۹۷۶ سے فضل عمر پریس قادیان میں لگنے کے بعد بدر قادیان میں ہی چھپنے لگا اس طرح امرتسر یا جالندھر میں آمد و رفت اور اخبار لانے لے جانے کی دقتوں سے چھٹکارا حاصل ہوا۔ تاہم خصوصی شماروں کی اور رنگین ٹائیٹل کی طباعت تاحال دوسرے پریسوں سے ہی کروانی پڑتی ہے۔ چند سالوں سے فضل عمر پریس میں لیتھو مشین ختم کر کے ہینڈ فیڈ آفسیٹ مشین لگائی گئی اور اس کے بعد اس سے بہتر اور مشینیں بھی لگ چکی ہیں جن کے ذریعہ طباعت کے دوسرے کاموں کے ساتھ بدر کی جلد اور بہتر طباعت کے سامان پیدا ہو گئے ہیں۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

ادارہ بدر میں کام کرنے والے مخلصین میں اب تک محترم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے محترم حفیظ احمد صاحب بقاپوری محترم خورشید احمد صاحب انور۔ محترم عبد الحق صاحب فضل۔ محترم کریم الدین صاحب شاہدؔ۔ اور محترم منیر احمد صاحب خادمؔ۔ کو بحیثیت مدیر خدمت کا موقعہ ملا۔ جو جزوقتی طور پر یہ خدمات سرانجام دیتے رہے۔ جن کے ادارتی مضامین بدر کے صفحات کو مزین کر رہے ہیں۔ ان ادارتی مضامین میں ملکی و دینی علمی و معاشرتی مسائل کے علاوہ مخالفین و معترضین کے تسلی بخش جواب دئے گئے۔ جنہیں قارئین نے بہت پسند کیا۔

اسی طرح بدر کی بعض خصوصی و تاریخی اشاعتیں ہوئیں جن میں بعض ضخیم شمارے بھی شائع کئے گئے قارئین کی پسندیدگی کے خطوط کے علاوہ خلیفہ وقت کی طرف سے بھی خوشنودی کے خطوط حاصل ہوئے جو بدر کے لئے باعث فخر و سرمایہ علم و ایمان ہیں۔ اسی طرح نائب و قائمقام مدیران کے طور پر بھی بعض افراد کو خدمت کا موقعہ ملا اور مل رہا ہے۔ اخبار کی ترسیل کے لئے مینیجر صاحبان اور ان کے عملہ نے بھی نہایت محنت سے خدمت سرانجام دی ایک عرصہ سے محترم ظہیر احمد صاحب خادمؔ بحیثیت منیجر آنریری طور پر خدمت کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان سب کی خدمات کو محض اپنے فضل سے قبول فرمائے اور اس کی بہترین جزا دے۔

1992 سے اب تک لمبا عرصہ محترم مولانا منیر احمد صاحب خادمؔ بحیثیت مدیر نہایت تندہی اور انتھک محنت سے خدمت سرانجام دے رہے تھے۔ آپ کے دور میں بھی بدر نے قابل قدر ترقی کی اور آپ کے مختصر و طویل اداریوں کو قارئین نے بہت پسند کیا اور بعض کو ان کے مطالبہ پر کتابی شکل میں شائع بھی کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے آپ کو اس کی بہترین جزا عطا فرمائے۔ 2007 سے حضور انور کی منظوری سے باقاعدہ طور پر ایک مستقل نائب ایڈیٹر کی اسامی مقرر ہوئی، جس پر مکرم محمد ابراہیم صاحب سرور کو متعین کیا گیا۔

اب نئے سال 2011ء سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ادارہ بدر میں نئی تبدیلی ہوئی ہے۔ مکرم مولوی شیخ مجاہد احمد صاحب فاضل شاستری کو مستقل ایڈیٹر اور مکرم مولوی تنویر احمد صاحب ناصر فاضل ایم اے (گولڈ میڈل) کو نائب ایڈیٹر بدر مقرر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے یہ اعزاز مبارک کرے اور انہیں بھی کما حقہ احسن رنگ میں خدمت بجالانے کی توفیق دے تاکہ جماعت احمدیہ بھارت کا یہ آرگن بدر ہمیشہ شاہراہ ترقی اسلام پر رواں دواں رہے اور خدمت اسلام کرتا ہوا تاریکیوں کو اپنی ضوفشانی سے منور کرتا رہے۔ (قریشی محمد فضل اللہ)

میں اپنے پیاروں کی نسبت، ہرگز نہ کروں گا پسند کبھی

منظوم کلام سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وہ چھوٹے درجہ پہ راضی ہوں — اور اُن کی نگاہ رہے نیچی
وُہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر — شیروں کی طرح غُرّاتے ہوں
ادنیٰ سا قصور اگر دیکھیں — تو مُنہ می کَف غُرّاتے ہوں
وہ چھوٹی چھوٹی چیزوں پر — اُمید لگائے بیٹھے ہوں
وُہ ادنیٰ اَدنیٰ خواہشِ کو — مقصود بنائے بیٹھے ہوں
شمشیر زباں سے گھر بیٹھے — دُشمن کو مارے جاتے ہوں
میدانِ عمل کا نام بھی لو — تو جھینپتے ہوں گھبراتے ہوں
گیدڑ کی طرح وہ تاک میں ہوں — وہ ان کا جوٹھا کھانے کی
اے میری اُلفت کے طالب! — یہ میرے دل کا نقشہ ہے
اب اپنے نَفس کو دیکھ لے تُو — وہ ان باتوں میں کیسا ہے
گر تیری ہمت چھوٹی ہے — گر تیرے اِرادے مُردہ ہیں
گر تیری اُمنگیں کوتہ ہیں — گر تیرے خیال افسُردہ ہیں
کیا تیرے ساتھ لگا کر دِل — میں خود بھی کمینہ بن جاؤں
ہوں جنت کا مینار، مگر — دوزخ کا زینہ بن جاؤں
ہے خواہش میری اُلفت کی — تو اپنی نگاہیں اُونچی کر
تدبیر کے جالوں میں مت پھنس — کر قبضہ جاکے مقدر پر
میں واحدِ کا ہوں دِل دادہ — اور واحدِ میرا پیارا ہے
گر تو بھی واحِد بن جائے — تو میری آنکھ کا تارا ہے
تو ایک ہو ساری دُنیا میں — کوئی ساجھی اور شریک نہ ہو

تو سب دُنیا کو دے لیکن
خود تیرے ہاتھ میں بھیک نہ ہو

1910ء کی ایک تاریخی یاد

جب جلسہ سالانہ پر پہلی دفعہ امام وقت کی آواز آگے پہنچانے کے لئے آدمی مقرر کئے گئے

عبد السمیع خان۔ ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ

جماعت احمدیہ کا دسمبر 1909ء کا جلسہ سالانہ 25 تا 27 مارچ 1910ء کو منعقد ہوا جس کے شرکاء 3 ہزار سے زائد تھے۔ 25 مارچ کو جمعہ تھا اور کثرت حاضرین کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی آواز دور تک نہیں پہنچ سکتی تھی اس لئے آپ نے 4 افراد کو مقرر کیا کہ وہ آپ کے مبارک کلمات آگے پہنچاتے رہیں۔ سلسلہ احمدیہ کی تاریخ میں یہ پہلا موقع تھا جب ایسا انتظام کرنا پڑا۔ (تاریخ احمدیت جلد 3 ص 316)

اس کے بعد حسب حالات یہ سلسلہ 1936ء تک جاری رہا۔

1935ء میں 25 تا 27 دسمبر کو رمضان میں جلسہ منعقد ہوا۔ 28 دسمبر کو عید الفطر تھی۔ کثرت سے احباب شریک ہوئے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے عید گاہ میں خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضور کی آواز آگے پہنچانے کے لئے 9 احباب مقرر تھے۔ الفضل نے ان کا نقشہ بھی شائع کیا۔ (الفضل 2 جنوری 1936ء ص 4)

27 نومبر 1936ء کو حضور نے خطبہ جمعہ میں تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا اس موقع پر بھی 5 احباب حضور کی آواز آگے پہنچاتے رہے۔ حضور نے پہلے بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرمایا۔ آخر پر کھڑے ہو گئے۔ (الفضل 29 نومبر 1936ء)

1936ء کے جلسہ سالانہ پر پہلی بار لاؤڈ سپیکر استعمال کیا گیا۔ اس جلسہ کی حاضری 25 ہزار سے زائد تھی۔ 1937ء کے جلسہ سالانہ پر مستورات نے حضرت مصلح موعودؓ کے تمام خطاب بذریعہ لاؤڈ سپیکر سنے۔ 7 جنوری 1938ء کو مسجد اقصیٰ قادیان میں پہلی دفعہ لاؤڈ سپیکر لگا اور حضرت مصلح موعودؓ نے خطبہ جمعہ میں پیشگوئی فرمائی کہ قادیان کا درس قرآن و حدیث ساری دنیا میں سنا جائے گا۔ (الفضل 13 جنوری 1938ء)

22 ویں مجلس شوریٰ بھارت

جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی 22 ویں مجلس شوریٰ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے انشاء اللہ 19-20 مارچ 2011 (بروز ہفتہ اتوار) منعقد ہوگی۔ جملہ عہدیداران جماعت حسب قواعد نمائندگان بھجوانے کی تیاری کریں۔ اس تعلق میں تفصیلی سرکلر بھجوایا جا رہا ہے۔ یاد رہے کہ زونل امراء کرام جماعتوں کے امراء و صدر صاحبان اپنے عہدہ کے لحاظ سے شوریٰ کے ممبر ہوتے ہیں، باقی نمائندگان قواعد کے مطابق منتخب کئے جاتے ہیں۔ جو نمائندگان ایسی سہولت کے مدنظر شرکت کر سکتے ہوں وہ ضرور تشریف لائیں۔ شوریٰ کی نمائندگی بہرحال ایک اعزاز ہے۔ اس دو روزہ مجلس شوریٰ کی ہر جہت سے کامیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (ناظر اصلاح و ارشاد قادیان۔ سیکرٹری مجلس شوریٰ بھارت)

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام روزمرہ کے معاملات سے لے کر دشمنوں کے مقابلہ تک میں صبر دکھانے کے قرینے سکھائے۔

(احادیث نبویہ کے حوالہ سے صبر و استقامت کی اہمیت اور اس کو اپنانے کی اہم نصائح)

صحابہ رسولؐ کے صبر و استقامت کے حیرت انگیز نمونوں کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ہمیشہ صبر اور استقامت دکھانے کی توفیق دیتا چلا جائے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 19 رنومبر 2010ء بمطابق 19 رنبوت 1389 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ- الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ (العنکبوت:59-60)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مومنین کی وہ قوم پیدا کی جو ایمان میں بڑھے ہوئے تھے۔ وہ اس ایمان اور یقین پر قائم تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ ان پر دین اپنے کمال پر پہنچا اور یہی دین ہے جس کی تعلیم پر عمل کر کے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کی جا سکتی ہے۔ پس جب صحابہ اپنے ایمان کی معراج کو چھونے لگے تو ان کا ہر حرکت و سکون اور ہر عمل خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہو گیا۔ اور جو عمل اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہوئے یا چاہنے کے لئے ہو، وہی عمل صالح کہلاتا ہے۔ پس ان آیات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسی سے اپنے اندر ایک عظیم انقلاب لانے والے لوگوں کا ہی ذکر ہے۔ جو اپنی تمام پرانی بدعادات کو چھوڑ کر اپنے ایمان میں اس قدر مضبوط ہوئے کہ انہوں نے یہ ثابت کر دیا کہ ایمان میں مضبوطی اور اعمالِ صالحہ بجالانے کے لئے وہ بڑی سے بڑی قربانی دینے کے لئے تیار رہیں گے۔ اگر خاموشی سے سختیاں برداشت کرنی پڑیں تو وہ کریں گے کیونکہ ایک وقت میں جب سختی کا مقابلہ کرنے کی اجازت نہیں تھی تو اس وقت ایمان میں مضبوطی کا تقاضا یہی تھا کہ خاموشی سے سختیاں جھیلو۔ اس وقت عملِ صالح یہی تھا کہ سختی کا جواب سختی سے نہیں دینا۔ جب یہ حکم ہوا کہ وطن چھوڑ کر ہجرت کر جاؤ تو ایمان کی مضبوطی اور عملِ صالح یہی تھا کہ بغیر کسی تردد کے وطن چھوڑ دیں۔ جب دشمن کو سزا دینے کے لئے جنگ کا حکم تھا تو ایمان کا تقاضا اور عملِ صالح یہی تھا کہ ہر قسم کے نتائج سے بے پرواہ ہو کر دشمن کو سزا دو۔ یہ نہ دیکھو کہ میرے پاس ہتھیار ہیں یا نہیں۔ دشمن کی طاقت اور میری طاقت میں کوئی نسبت ہے یا نہیں۔ غرضیکہ ایمان لانے کے بعد کوئی بھی عمل اور کوئی بھی نیکی جب خدا تعالیٰ کی رضا کی تابع ہو جائے۔ اپنی جان کو انسان خدا تعالیٰ کی امانت سمجھنے لگے جس کا حق صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا کیا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے لوگوں کو میں ضرور جنت میں داخل کروں گا اور جنت میں بھی ایسے بالا خانے ملیں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ اور یہ جنتیں دائمی انعامات اور دائمی زندگی کی علامت ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ بہترین اجر ہے جو ہم ایمان میں کامل اور اللہ تعالیٰ کی خاطر ہر عمل کرنے والے کو دیتے ہیں۔ اور یہ لوگ جو بہترین اور دائمی جنتوں کا اجر پانے والے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے انتہائی صبر سے قربانیاں دیں اور اپنے ایمانوں کو سلامت رکھا۔ اپنے ربّ پر کامل توکل رکھتے ہوئے وہ اس یقین پر قائم تھے کہ اگر ہم نے صبر کے نمونے دکھاتے ہوئے اپنے ایمان کی حفاظت کی اور ہر عمل خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے بجالاتے رہے تو اللہ تعالیٰ جو سچے وعدوں والا ہے، ضرور اجر سے نوازے گا۔ پس یہ ایمان میں مضبوطی اور اعمالِ صالحہ بجالانے کی طرف توجہ جیسا کہ مَیں نے کہا اُن صحابہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت اور قوتِ قدسی کی وجہ سے پیدا ہوئی۔

آج مَیں صبر کے حوالے سے چند احادیث پیش کروں گا جن سے پتہ چلتا ہے کہ مومنین میں اس خُلق کے پیدا کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کیا اسلوب اور طریقے سکھائے۔ اور پھر صحابہ نے جو ایمان میں ہر دن ترقی کرتے چلے گئے یا ترقی کرتے چلے جانے والے تھے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کس طرح صبر و استقامت کے اعلیٰ معیار قائم کئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عام روزمرہ کے معاملات سے لے کر دشمنوں کے مقابلہ تک میں صبر دکھانے کے قرینے سکھائے اور یہ سکھاتے ہوئے ہمیں نصائح فرمائیں کہ کس وقت ہمیں کیا کرنا ہے؟

آج مَیں سب سے پہلے جو حدیث پیش کروں گا اس کا تعلق دشمنوں کے ساتھ نہیں بلکہ عائلی زندگی کے صبر کے ساتھ ہے کہ خاوند اور بیوی کو عائلی زندگی کس طرح گزارنی چاہئے۔ کئی عورتوں کے بھی خطوط آتے ہیں اور اگر ملاقات کا موقع مل جائے تو اس میں بھی شکایات کرتی ہیں کہ ہماری بیٹیاں ہیں مثلاً اور بیٹا کوئی بھی نہیں جس کی وجہ سے خاوند اور سسرال مستقل طعنہ دیتے رہتے ہیں۔ گھریلو زندگی اجیرن ہوئی ہوئی ہے۔ یا بیٹیاں خود بھی لکھ دیتی ہیں کہ ہمارے باپ کا ہمارے ساتھ بیٹی ہونے کی وجہ سے نیک سلوک نہیں ہے اور ہماری زندگی مستقل اذیت میں ہے۔ اس بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ایسی ہے جو لوگوں کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ بہت سارے ایسے ہیں جو دینی علم بھی رکھتے ہیں، جماعتی کام بھی کرنے والے ہیں لیکن پھر بھی گھروں میں ان کے سلوک اچھے نہیں ہوتے۔ اس حدیث کے سننے کے بعد مَیں سمجھتا ہوں کہ کوئی انسان جس میں ہلکی سی بھی ایمان کی رمق ہو، اپنی بیٹیوں کو بیوی یا بیٹیوں کے لئے طعنہ کا ذریعہ نہیں بنائے گا۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو صرف بیٹیوں کے ذریعے سے آزمائش میں ڈالا گیا اور اس نے اس پر صبر کیا تو وہ بیٹیاں اس کے اور آگ کے درمیان روک ہوں گی۔

(سنن ترمذی ۔ کتاب البرو الصلۃ۔ باب ماجاء فی النفقۃ علی البنات والاخوات)

دنیا میں کون شخص ہے جس سے چھوٹی موٹی غلطیاں اور گناہ سرزد نہ ہوتے ہوں۔ کون شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں نہیں آنا چاہتا۔ یقیناً ہر ایک اس پناہ کی خواہش رکھتا ہے۔ تو بیٹیوں والوں کو یہ خوشخبری ہے کہ مومن بیٹیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آجائے گا۔ بعض مسائل پیدا ہوتے ہیں ان کو حل کرنا اور اس معاشرے میں بھی ہمیں بیٹیوں کی وجہ سے بہت سارے مسائل نظر آتے ہیں ان کو برداشت کرنا اور کسی بھی طرح بیٹیوں پر یہ اظہار نہ ہونے دینا یا ماؤں کو بیٹیوں کی وجہ سے نشانہ نہ بنانا، یہ ایک مومن کی نشانی ہے اور اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پھر یہ باتیں جو ہیں اس کے اور آگ کے درمیان روک بن جاتی ہیں۔

پھر ایک حدیث میں ان لوگوں کے لئے نصیحت ہے جو بڑے زود رنج ہوتے ہیں۔ ذرا ذرا سی بات پر ان میں ناراضگی ہو جاتی ہے۔ اور اسی وجہ سے پھر اپنے اس معاشرے میں گھلنا ملنا پسند نہیں کرتے۔

یحيٰ بن وثّاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک بزرگ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ مسلمان جو لوگوں سے ملتا جلتا رہتا ہے اور ان کی تکلیف دہ باتوں پر صبر کرتا ہے، اُس مسلمان سے بہتر ہے جو نہ تو لوگوں سے میل ملاپ رکھتا ہے اور نہ ہی ان کی تکلیف دہ باتوں پر صبر کرتا ہے۔ (سنن ترمذی۔ کتا ب القیامۃ والرقائق)

پس اس میل ملاپ سے ہوسکتا ہے کسی کے اچھے اخلاق اور صبر سے دوسرے متأثر ہو جائیں، نصیحت حاصل کر جائیں، معاشرے میں بہتری پیدا ہو جائے۔ لوگ اپنی اصلاح کی کوشش کریں اور پھر اس طرح ملنے جلنے سے کوئی کسی دوسرے کی اصلاح کا ذریعہ بن جائے۔ پھر انسان کے اپنے اندر صبر کی وجہ سے جو وسعتِ حوصلہ پیدا ہوتی ہے وہ اسے مزید نیکیوں کی طرف لے جاتی ہے، مزید نیکیوں کا باعث بنتی ہے۔ اور پھر یہ ایک نصیحت بھی اس میں آ گئی کہ صبر جو ہے اس کی عادت انسان کو ڈالنی چاہئے۔ ذرا ذرا سی باتوں پر آپس کے جھگڑے جو بے صبری کی وجہ سے ہوتے ہیں اُن سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اسی وسعتِ حوصلہ کا ذکر فرماتے ہوئے ایک جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں نصیحت فرمائی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طاقتور پہلوان وہ شخص نہیں جو دوسرے کو پچھاڑ دے۔ اصل پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھتا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الادب۔ باب الحذر من الغضب)

پس خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پہلوان وہ ہے جو غصے پر قابو پانے والا ہے۔ اور یہی عملِ صالح ہے جو ایک مومن کو خدا تعالیٰ کا قرب دلاتا ہے، اس کے قریب کرتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا عظیم اُسوہ اس صبر کے اظہار میں کیسا تھا؟ اس بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے کبھی کسی کو نہیں مارا۔ نہ کسی عورت کو نہ کسی خادم کو، سوائے اس کے کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے کسی کو مارا ہو۔ آپ کو جب کبھی کسی نے تکلیف پہنچائی تو بھی آپؐ نے کبھی اس سے انتقام نہیں لیا۔ ہاں جب اللہ تعالیٰ کے کسی قابلِ احترام مقام کی ہتک اور بے حرمتی کی جاتی تو پھر آپؐ اللہ تعالیٰ کی خاطر انتقام لیتے تھے۔

(صحیح مسلم۔ کتاب الفضائل۔ باب مباعدته ملاثام واختیاره......)

پس یہ وہ عظیم اسوہ ہے جو صبر کے مضمون کی حقیقی تصویر پیش کرتا ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ ابو کبشہ انماریؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تین باتوں کے متعلق تاکیداً کہتا ہوں اور میں تمہیں ایک بات بتاتا ہوں۔ پس تم اسے خوب یاد رکھو۔ آپؐ نے فرمایا: کسی بندے کا مال صدقے سے کم نہیں ہوتا اور وہ بندہ جس پر کوئی ظلم کیا گیا ہو اور اس نے اس پر صبر کیا تو اللہ تعالیٰ اسے عزت میں بڑھاتا ہے۔ اور وہ بندہ جس نے کسی سوال کا دروازہ کھولا تو اللہ تعالیٰ اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

(سنن الترمذی۔ کتاب الزهد۔ باب ما جاء مثل الدنیا مثل اربعة نفر)

پس یہاں صبر کے حوالے سے مَیں یہ بات کرنی چاہتا ہوں۔ ہمیشہ یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ ظلم پر خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر صبر اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایسا مقبول ہے کہ اس کی عزت اللہ تعالیٰ خود قائم فرما دیتا ہے۔ ہمارے معاشرے میں روزمرہ معاملات میں اگر لوگ اس اصل کو سمجھ لیں تو ایک پُرامن معاشرہ قائم ہو جائے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے۔ عمر بن سعد اپنے والد سعدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان پر مجھے تعجب آتا ہے اس لئے کہ جب اسے کوئی خیر پہنچتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کا شکر بجا لاتا ہے اور جب اس کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو اس پر اجر کی امید رکھتا ہے اور صبر سے کام لیتا ہے۔ مسلمان کو ہر حال میں اجر ملتا ہے یہاں تک کہ اُس لقمے میں بھی جو وہ اپنے منہ میں ڈالتا ہے۔

(مسند احمد بن حنبلؒ۔ مسند سعد بن ابی وقاصؓ۔ جلد اول صفحہ 479۔ حدیث نمبر 1531)

ایک دوسری روایت میں اس کی تفصیل یوں بیان ہوئی ہے۔ حضرت صہیبؓ بن سنان بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے۔ اس کے سارے کام برکت ہی برکت ہوتے ہیں۔ یہ فضل صرف مومن کے لئے مختص ہے۔ اگر اس کو کوئی خوشی ومسرت وفراخی نصیب ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر کرتا ہے۔ اور اس کی شکرگزاری اس کے لئے مزید خیر وبرکت کا موجب بنتی ہے۔ اور اگر اُس کو کوئی دُکھ اور رنج، تنگی اور نقصان پہنچے تو وہ صبر کرتا ہے۔ اور اس کا یہ طرزِ عمل بھی اس کے لئے خیر وبرکت کا ہی باعث بن جاتا ہے۔ کیونکہ وہ صبر کر کے ثواب حاصل کرتا ہے۔

(صحیح مسلم۔ کتاب الزهد۔ باب المومن اَمرُہٗ کلّه خیر)

پھر ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کو کوئی مصیبت، کوئی دکھ، کوئی رنج وغم، کوئی تکلیف اور پریشانی نہیں پہنچتی یہاں تک کہ کانٹا بھی نہیں چبھتا مگر اللہ تعالیٰ اُس کی تکلیف کو اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے۔

(صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلة۔ باب ثواب المومن فیما یصیبه من مرض او حزن)

ایک لمبی روایت ہے۔ اس میں خدا تعالیٰ کے پسندیدہ اور ناپسندیدہ لوگوں کا ذکر ہے۔ وہ پیش کرتا ہوں۔

مُطَرِّفْ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ تک حضرت ابوذرؓ کی ایک روایت پہنچی اور میں خواہش رکھتا تھا کہ ان سے ملاقات ہو جائے۔ پھر جب مَیں ان سے ملا تو عرض کی کہ اے ابوذرؓ! مجھ تک آپ کی ایک روایت پہنچی ہے۔ میں خواہش رکھتا تھا کہ آپ سے ملاقات ہو اور اس کے بارے میں آپ سے پوچھوں۔ حضرت ابوذرؓ نے کہا: اب مل لیا ہے تو پوچھو۔ مَیں نے کہا مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ آپ کہتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تین شخص ایسے ہیں جنہیں اللہ عزّ وجل پسند کرتا تھا اور تین شخص ایسے ہیں جنہیں اللہ عزّ وجل ناپسند کرتا ہے۔ حضرت ابوذرؓ نے کہا کہ ہاں اور مجھے خیال بھی نہیں آ سکتا کہ مَیں اپنے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولوں۔ یہ بات انہوں نے تین مرتبہ کہی۔ تو مَیں نے پوچھا کہ وہ تین شخص کون سے ہیں جنہیں اللہ عزّ وجل پسند کرتا ہے تو آپ نے فرمایا۔ وہ شخص جو اللہ کے راستے میں جنگ کے لئے نکلا اور اس کا مجاہد ہوتے ہوئے، اُس کا اجر خدا کے ہاں قرار دیتے ہوئے دشمن سے لڑائی کی یہاں تک کہ قتل ہو گیا۔ اور تم اللہ عزّ وجل کی کتاب میں پاتے ہو کہ اللہ تو ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو اس کے راستے میں صف باندھ کر لڑتے ہیں۔ اور وہ شخص جس کا ہمسایہ اسے تکلیف دیتا ہو اور وہ اس کی تکلیف پر صبر کرے اور اپنے آپ کو روکے رکھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ موت یا زندگی کے ذریعے اس کے لئے کافی ہو جائے۔ اور ایسا شخص جو قوم کے ساتھ سفر پر ہو یہاں تک کہ نیند اور اونگھ انہیں بوجھل کر دے اور وہ رات کے آخری حصے میں پڑاؤ کریں اور وہ شخص اپنا وضو کرے اور نماز کے لئے کھڑا ہو جائے۔ مَیں نے عرض کی کہ وہ کون سے تین شخص ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ فخر ومباہات کرنے والا، تکبر کرنے والا اور تم اللہ عزّ وجل کی کتاب میں پاتے ہو ’’اللہ یقیناً ہر شیخی کرنے والے اور فخر کرنے والے سے پیار نہیں کرتا۔‘‘ اور وہ بخیل جو احسان کو جتانے والا ہو اور ایسا تاجر جو قسمیں کھا کھا کر بیچنے والا ہو۔

(مسند احمد بن حنبلؒ۔ مسند ابی هریرہؓ۔ جلد 7 صفحہ 217۔ حدیث نمبر 21863۔ ایڈیشن 1998ء۔ بیروت)

اس میں جو تین پسندیدہ لوگ ہیں ان میں صبر کرنے والے کا بھی ذکر ہے۔ جو صبر کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ کو بہت پسندیدہ ہیں۔

حضرت علیؓ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ایمان میں صبر کی حیثیت ایسی ہے جیسے کہ جسم میں سر کی۔ جب صبر نہ رہا تو ایمان بھی نہ رہا۔ (کنزالعمال۔ الکتاب الثالث فی الاخلاق۔ قسم الافعال۔ باب الصبر وفضله)

ایک مومن کو ہمیشہ تلقین کرتے ہیں کہ ہمیں کس طرح اپنی تکلیفوں اور دکھوں میں اپنے جذبات کا اظہار کرنا چاہئے؟ کس طرح کا رویہ اختیار کرنا چاہئے۔ کس طرح دعا کرنی چاہئے؟ یہ سب باتیں ہمیں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی ہیں۔

اس بارہ میں ایک حدیث میں آتا ہے کہ امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آپؐ فرماتے ہیں: جس بندے کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے اور وہ یہ کہتا ہے کہ اِنَّـا لِلّٰهِ وَاِنَّـا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِی فِی مُصِيْبَتِی وَاخْلُفْ لِیْ خَيْرًا مِنْهَا۔ ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں اور اے میرے اللہ! مجھے مصیبت میں اجر دے اور میرے لئے اس کے بعد اس سے بہتر عطا کر۔ تو اللہ تعالیٰ ضرور اُس کی مصیبت کے بدلے میں اس کو اجر دیتا ہے اور اس کے بعد اس کو اس سے بہتر عطا فرماتا ہے۔

(الجامع لشعب الایمان۔ جلد 12۔ صفحہ 182۔ السبعون من شعب الایمان۔ باب فی الصبر علی المصائب۔ حدیث 9247۔ مطبوعه مکتبة الرشد۔ ناشرون 2004ء)

اور یہ جو مصیبتیں یا تکالیف ہیں وہ ذاتی زندگی میں بھی ہیں، جماعتی زندگی میں بھی ہیں، قومی زندگی میں بھی ہیں۔ ہر جگہ یہی اصول ہے کہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے ہوئے، ان تکالیف کو برداشت کرتے ہوئے، صبر اور حوصلہ دکھاتے ہوئے، اس کی پناہ میں آتے ہوئے اس سے اجر مانگا جائے۔

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں بھی کسی بھی قسم کے ابتلا اور مصیبت سے گزرنے والوں کے بارے میں یہی فرماتا ہے۔ فرمایا: اَلَّـذِيْـنَ اِذَآ اَصَـابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اُوْلٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّـنْ رَّبِّهِـمْ وَرَحْـمَـةٌ۔ وَاُوْلٰٓئِكَ هُـمُ الْـمُهْتَدُوْنَ (البقرۃ:57-58) ان پر جب بھی کوئی مصیبت آئے تو گھبراتے نہیں بلکہ یہ کہتے ہیں کہ ہم تو اللہ ہی کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر ان کے ربّ کی طرف سے برکتیں نازل ہوتی ہیں اور رحمت بھی اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

پس یہ قرآنِ کریم کا بھی حکم ہے۔

اب مَیں اللہ تعالیٰ کی نظر میں اُن ہدایت یافتہ لوگوں کے کچھ واقعات پیش کروں گا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب پانے والے تھے اور آپ کی صحبت سے فیضیاب ہونے والے تھے اور آپ کی تربیت سے انہوں نے فائدہ اٹھایا اور صبر کے اعلیٰ نمونے دکھائے۔

ایک واقعہ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب مسلمان آزمائش میں ڈالے گئے تو حضرت ابوبکرؓ بھی مکہ سے حبشہ کی طرف ہجرت کے ارادے سے نکل پڑے۔ جب آپ بَـرْکُ الْغِمَاد کے مقام پر پہنچے تو آپ کو قارہ قبیلے کا سردار ابن الدغنہ ملا۔ اس نے پوچھا کہ اے ابوبکر! آپ کا کہاں کا ارادہ ہے؟ اس پر ابوبکرؓ نے کہا کہ میری قوم نے مجھے نکال دیا ہے۔ اس لئے اب میں نے ارادہ کیا ہے کہ اللہ کی زمین میں کہیں نکل جاؤں اور آزاد ہو کر اپنے رب کی عبادت کروں۔ ابن الدغنہ نے کہا کہ تمہارے جیسے شخص کو نہ تو خود مکہ سے نکلنا چاہئے اور نہ لوگوں کو چاہئے کہ وہ نکالیں۔ تم بھولی ہوئی نیکیوں پر عمل کرنے والے ہو اور رحمی رشتے داروں سے حسنِ سلوک کرتے ہو اور بے بسوں کے بوجھ اٹھاتے ہو اور مہمان نوازی کرتے ہو اور ضرورت مندوں کی حاجت روائی کرتے ہو۔ پس میں تمہیں اپنی پناہ میں لیتا ہوں۔ واپس لوٹ جاؤ اور اپنے شہر میں اپنے رب کی عبادت کرو۔ حضرت ابوبکرؓ واپس آ

گئے۔ابن الدغنہ بھی آپ کے ساتھ ہی ہولیا۔رات کے وقت قریش کے رؤوساء کے پاس جا کر ابن الدغنہ نے کہا۔ابوبکرؓ جیسے لوگ نہ تو خود نکلتے ہیں اور نہ ہی انہیں نکالا جاتا ہے۔کیا تم ایسی اعلیٰ اور نیک صفات والے شخص کو نکالتے ہو؟ قریش نے ابن الدغنہ کی پناہ کا انکار نہ کیا۔انہوں نے اسے کہا کہ ابوبکرؓ کو کہہ دو کہ وہ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کرلیا کرے اور وہاں نماز ادا کرلیا کرے اور جو چاہے پڑھ لیا کرے لیکن اس کے ذریعہ سے ہمیں تکلیف نہ پہنچائے اور نہ اس کا اظہار اونچی آواز سے کرے۔کیونکہ ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں وہ ہماری عورتوں اور بچوں کو فتنے میں نہ ڈال دے۔ابن الدغنہ نے یہ سب باتیں حضرت ابوبکرؓ کو بتائیں تو آپ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کرنے لگے۔اور نماز کے وقت آواز اونچی نہ رکھتے اور اپنے گھر کے سوا کہیں اور قرآن نہ پڑھتے۔ پھر آپ کے ذہن میں ایک خیال آیا اور آپ نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد تعمیر کی جہاں آپ نماز ادا کرتے تھے اور قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے تھے۔اس وقت مشرکین کی عورتیں اور ان کے بچے جھانکتے اور حضرت ابوبکرؓ کو دیکھتے تو بہت زیادہ متأثر ہوتے۔حضرت ابوبکرؓ بہت زیادہ رونے والے تھے اور قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے وقت اپنی آنکھوں پر قابو نہ رکھتے تھے۔ان کے آنسو بہنے شروع ہو جاتے تھے۔قریش کے رؤوساء اس بات سے بہت زیادہ گھبرا گئے۔تو انہوں نے اپنا ایک پیغامبر ابن الدغنہ کی طرف بھیجا۔جب وہ آیا تو انہوں نے کہا کہ ہم نے اس شرط پر ابوبکرؓ کو تمہاری پناہ میں رہنے دیا تھا کہ وہ اپنے گھر میں اپنے ربّ کی عبادت کرے گا۔لیکن اس نے اس سے تجاوز کیا ہے اور اپنے گھر کے صحن میں ایک مسجد تعمیر کرلی ہے اور بلند آواز سے وہاں نماز ادا کرتے اور قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے ہیں۔اور ہمیں اس بات کا خوف ہوا کہ کہیں وہ ہماری عورتوں اور بچوں کو آزمائش میں نہ ڈال دے۔پس تو ان سے پوچھ کہ وہ کیا تمہاری پناہ سے انکار کرتا ہے۔کیونکہ ہم نے تو اس بات کو ناپسند کیا کہ ہم تجھ سے بدعہدی کریں اور نہ ہی ہم ابوبکرؓ کو علی الاعلان عبادت کی اجازت دے سکتے ہیں۔(حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ)ابن الدغنہ حضرت ابوبکرؓ کے پاس آیا(اور کہا)جس بات کا مَیں نے آپ سے معاہدہ کیا تھا یا اس پر قائم رہو یا میری ذمہ داری مجھے سونپ دو۔کیونکہ یہ مجھے گوارا نہیں کہ عرب کے لوگ یہ بات سنیں کہ میرے ساتھ اس شخص کی وجہ سے بدعہدی کی گئی ہے جس کے ساتھ مَیں نے معاہدہ کیا ہوا تھا۔حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ مَیں تمہاری امان تمہیں واپس کرتا ہوں اور اللہ بزرگ و برتر کی امان کو پسند کرتا ہوں۔

(تلخیص از بخاری۔کتاب مناقب الانصار۔باب ھجرۃ النبیؐ واصحابہ الی المدینۃ......الخ)

اس کے بعد قریش نے حضرت ابوبکرؓ کو طرح طرح کی تکلیفیں دیں مگر وہ ایک مضبوط چٹان کی طرح اپنی جگہ قائم رہے۔روایت میں آتا ہے کہ کفار نے حضرت ابوبکرؓ کو بہت مارا پیٹا۔آپ کے سر اور داڑھی سے پکڑ کر اس قدر آپ کو کھینچا جاتا تھا کہ آپ کے اکثر بال گر گئے۔تو یہ ظلم روا رکھا گیا لیکن آپ نے صبر کیا"۔

(السیرۃ الحلبیۃ ۔ جلد 1 باب استخفاءہؐ واصحابہ فی دار الارقم بن ابی ارقم صفحہ 41۔ دار الکتب العلمیۃ ۔بیروت۔ 2002ء)

مجھے یاد آیا کہ یہی حال پاکستان میں ہے۔وہ کہتے ہیں کہ تم لوگ نمازیں نہیں پڑھ سکتے۔ہمارے کمزور لوگوں کو نمازیں پڑھ کے ورغلا لوگے، بہکا لوگے کہ تم لوگ بھی اپنے آپ کو مسلمانوں کی طرح ظاہر کر رہے ہو۔اسی لئے یہ قانون پاس ہوا ہے۔اور تو اور، کل ایک جگہ بلکہ دو جگہ سے یہ خبر بھی آئی ہے، پاکستان میں اخبار میں بھی چھَپ گئی ہے کہ غیر احمدی مولویوں نے یہ رپورٹ پولیس میں درج کروادی کہ احمدی قربانی کی عید پہ قربانی کرتے ہیں اور یہ تو اسلامی شعار میں داخل ہے اس لئے ان کو اس سے روکا جائے، ہمارے جذبات مجروح ہوتے ہیں۔تو یہاں تک یہ پہنچ گئے ہیں۔پولیس کا بھی یہ حال ہے کہ پولیس نے احمدیوں کو بلایا اور ان کو وارننگ دی کہ اگر قربانی کرنی ہے تو چار دیواری کے اندر ہوگی۔ باہر ذرا سا بھی کوئی اظہار نہیں ہونا چاہئے۔کیونکہ تمہیں یہ قربانی کرنے کا کوئی حق نہیں اور مسلمانوں کے جذبات مجروح کرنے کا بھی تمہیں حق نہیں۔حالانکہ جب پتہ کیا گیا تو پتہ لگا کہ وہ احمدی تو پہلے ہی قربانیاں اپنے گھر میں کرتے ہیں بلکہ سوائے کسی اپنے بہت قریبیوں کے اظہار بھی نہیں کرتے کہ ہم نے قربانی کی ہے۔لیکن بہرحال انہوں نے ایک فساد پھیلانا تھا اور پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں کہ کوئی نہ کوئی بہانہ ان کے ہاتھ آتا رہے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے۔اب یہ ایک عورت کا بھی صبر اور استقامت کا عجیب واقعہ ہے۔حضرت امّ شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جب اسلام قبول کیا تو قریش کی عورتوں کو مخفی طور پر اسلام کی تبلیغ کرنے لگیں۔قریش کو جب اس کا علم ہوا تو انہوں نے کہا کہ ہم تجھے تیرے قبیلے کے پاس لے جائیں گے۔پھر انہوں نے حضرت امّ شریک کو اونٹ کی ننگی پیٹھ پر سوار کیا اور کہتی ہیں تین دن تک نہ مجھے پانی پینے کو دیا اور نہ ہی کھانے کو دیا تو آپ کی یہ حالت ہوگئی کہ حواس برقرار نہ رہے۔پھر وہ لوگ ایک جگہ اترے۔خود تو وہ لوگ سائے دار جگہ میں بیٹھے اور اُن کو دھوپ میں باندھ دیا۔حضرت امّ شریکؓ فرماتی ہیں کہ اسی حالت میں مَیں نے ایک پانی کا برتن دیکھا۔مَیں اس میں سے تھوڑا سا پانی پیتی تو وہ مجھ سے دور ہو جاتا۔پھر مَیں اس کو پکڑ کر کچھ پیتی پھر وہ مجھ سے دور ہو جاتا اور یہ کافی دفعہ ہوتا رہا یہاں تک کہ مَیں سیر ہوگئی۔اچھی طرح پانی پی کے تسلی ہوگئی۔حضرت امّ شریکؓ نے باقی ماندہ پانی اپنے جسم پر اور کپڑوں پر پھینک لیا۔جب وہ لوگ اٹھے اور انہوں نے پانی کے آثار اور آپ کی اچھی حالت دیکھی تو انہوں نے یہ کہا کہ تُو نے رسّیاں وغیرہ کھول کر ہمارے پانی میں سے پیا ہے۔حضرت امّ شریکؓ نے جواباً انہیں کہا کہ نہیں اللہ کی قسم! مَیں نے ایسا ہرگز نہیں کیا۔آپ نے سارا واقعہ ان لوگوں کو سنایا تو اس پر انہوں نے کہا کہ اگر تو ایسا ہے جیسا تو بیان کرتی ہے تو تمہارا دین سچا ہے۔اس کے بعد انہوں نے اپنے پانی کے مشکیزوں میں دیکھا تو وہاں اتنا پانی تھا جتنا انہوں نے چھوڑا تھا۔اسی بات پر وہ لوگ اسلام بھی لے آئے۔

(الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ۔ جلد 8۔ کتاب النساء "فیمن عرف الکنیۃ من النساء حرف الشین "ام شریک" صفحہ 417-418۔ دار الکتب العلمیۃ بیروت۔ 2005ء)

تو یہ بھی ایک عجیب نظارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صبر کا اجر اسی وقت دیا۔تین دن کی بھوک پیاس کو اپنے اس پیار کے انداز میں مٹایا اور خود انتظام فرمادیا۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابو فُکَیہؓ ، یہ بنو عبدالدار کے غلام تھے، جب انہوں نے اسلام قبول کیا تو وہ لوگ آپ کو تکلیفیں دیتے تھے تاکہ اسلام سے پھر جائیں۔مگر آپؓ انکار کر دیا کرتے تھے۔بنو عبدالدار سخت گرمی میں دوپہر کے وقت آپ کے کپڑے اتار کر اور لوہے میں جکڑ کر کھڑا کر دیتے تھے۔پھر ایک چٹان لاکر آپ کی پشت پر رکھ دیتے تھے۔اس اذیت کی وجہ سے آپ کے حواس گم ہو جاتے تھے۔لیکن یہ نہیں ہوا کہ اپنے صبر و استقامت میں انہوں نے لغزش آنے دی ہو۔(الاستیعاب جلد 4۔ کتاب الکنیٰ۔ باب الفاء "ابوفکیہ"۔ صفحہ 293۔ دار الکتب العلمیۃ ۔بیروت 2002ء)

حضرت بلالؓ کا واقعہ ہم سنتے رہتے ہیں۔امیہ بن خلف کے حبشی غلام تھے۔امیہ ان کو سخت گرمی میں دوپہر کے وقت باہر لے جاتا اور زمین پر لٹا دیتا اور بڑے بڑے پتھر ان کے سینے پر رکھ کر کہتا۔لات اور عزّیٰ کی پرستش کر اور محمد کا انکار کر۔ورنہ اسی طرح عذاب دے کر مار دوں گا۔بلالؓ کہتے اَحداَحد کہ اللہ ایک ہے، اللہ ایک ہے۔ایک روز حضرت ابوبکر نے ان پر یہ جور و ستم دیکھا تو امیہ بن خلف کو ایک غلام دے کر اس کے بدلے میں حضرت بلال کو خرید کر آزاد کر دیا۔(السیرۃ لابن ھشام۔ ذکر عدوان المشرکین علی المستضعفین ممن اسلم...... صفحہ 235۔ دار الکتب العلمیۃ ۔بیروت 2001ء)

پھر روایات میں ایک مثال حضرت خبابؓ کی بھی آتی ہے۔حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ایک دفعہ حضرت خبابؓ ان کی مجلس میں حاضر ہوئے تو انہوں نے حضرت خبابؓ کو بلا کر اپنی خاص مسند پر بٹھایا اور فرمایا کہ خبابؓ! آپ اس لائق ہیں کہ میرے ساتھ اس مسند پر بیٹھیں۔مَیں نے نہیں دیکھا کہ آپ سے بڑھ کر اس جگہ میرے ساتھ بیٹھنے کا کوئی مستحق ہو سوائے بلال کے۔اُنہوں نے کہا اے امیر المومنین! بے شک بلالؓ بھی حقدار ہیں لیکن بلال کو مشرکین کے ظلم سے بچانے والے موجود تھے۔لیکن میرا تو کوئی بھی نہیں تھا جو مجھے ان کے ظلم سے بچاتا۔ایک دن مجھ پر ایسا بھی آیا کہ مجھے کافروں نے پکڑ لیا اور آگ جلا کر مجھے اس میں جھونک دیا۔پھر ان میں سے ایک نے میرے سینے پر پاؤں رکھ دیا۔پھر آپ نے کپڑا اٹھایا۔حضرت عمرؓ کو اپنی پشت دکھائی تو وہاں جِلد پر جلنے کی وجہ سے(کھال جلنے کی وجہ سے اور چربی جلنے کی وجہ سے)سفید لکیروں کے نشانات تھے۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد۔ جزء 3۔ صفحہ 88۔ الطبقۃ الاولیٰ علی السابقۃ فی الاسلام "خباب بن الارت"۔ دار احیاء التراث العربی۔ بیروت 1996ء)

حضرت خبابؓ بن ارت لوہار تھے اور تلواریں بنایا کرتے تھے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی تالیفِ قلب کے لئے ان کے پاس آیا کرتے تھے۔اس بات کا پتہ ان کی مالکن اُمّ انمار کو لگ گیا۔وہ ایک لوہا گرم کرکے آپ کے سر پر رکھ دیا کرتی تھی۔حضرت خبابؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس کا ذکر کیا۔آپ نے دعا کی:اَللّٰھُمَّ انْصُرْ خَبَابًا۔اے اللہ! خباب کی مدد فرما۔اس کے نتیجے میں آپ کی مالکہ اُمّ انمار کو سر میں ایک تکلیف لاحق ہوگئی جس سے وہ کتوں کی طرح چیخنے لگتی تھی۔اور اس کا علاج وہاں کے جو حکیم تھے انہوں نے یہ بتایا کہ لوہا گرم کرکے اس کے سر پر رکھو۔حضرت خباب کہتے ہیں کہ مَیں پھر اس کے سر کو گرم لوہے سے داغا کرتا تھا"۔

(اسد الغابۃ۔ جلد اول۔ خباب بن الارت۔ صفحہ 675۔ دار الفکر ۔بیروت۔2003ء)

اللہ تعالیٰ نے اس طرح بھی بدلہ لیا اور صبر کا اس طرح انتقام لیا۔

حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو آزمائش میں دیکھا جبکہ وہ ولید بن مغیرہ کی پناہ میں صبح و شام امن میں رہتے تھے۔تو انہوں نے سوچا کہ اللہ کی قسم ایک مشرک شخص کی پناہ میں میرا صبح و شام بسر کرنا یقیناً میرے نفس کی کسی بڑی خرابی کی وجہ سے ہے۔کیونکہ میرے ساتھی اور دینی بھائی تو اللہ تعالیٰ کی خاطر مصائب اور تکالیف کو برداشت کر رہے ہیں۔اس پر آپ ولید بن مغیرہ کی طرف نکلے اور اسے کہا کہ اے ابو عبدالشّمس! تمہاری پناہ پوری ہوگئی۔میں تمہاری پناہ واپس کرتا ہوں۔اس نے پوچھا اے میرے بھائی کے بیٹے! کیوں؟ کیا میری قوم میں سے کسی نے تمہیں تکلیف پہنچائی ہے؟ آپ نے کہا نہیں۔لیکن مَیں اللہ کی پناہ کو پسند کرتا ہوں۔اور مَیں اس کے علاوہ کسی اور کی پناہ میں نہیں آنا چاہتا۔ولید نے کہا کہ تم مسجد میں میرے ساتھ چلو یعنی کعبہ میں اور جس طرح مَیں نے تمہیں اعلانیہ طور پر پناہ دی تھی اسی طرح تم بھی اعلانیہ طور پر میری پناہ مجھے واپس لوٹا دو۔حضرت عثمان بن مظعون کہتے ہیں کہ ہم مسجد پہنچے اور ولید نے کہا کہ یہ

عثمان ہے اور میری امان مجھے لوٹانے آیا ہے۔ حضرت عثمانؓ نے کہا۔ اس نے سچ کہا ہے۔ مَیں نے اسے امان کو پورا کرنے والا اور معزز پایا ہے۔ لیکن میں اللہ کے علاوہ کسی اور کی پناہ میں آنا نہیں چاہتا۔ اس لئے میں نے اس کی امان اسے لوٹا دی ہے۔ پھر حضرت عثمانؓ چلے گئے۔ لبید بن ربیعہ ایک مجلس میں قریش کے لوگوں کو اپنے اشعار سنا رہا تھا۔ حضرت عثمانؓ بن مظعون بھی اس کے ساتھ بیٹھ گئے، جب لبید نے یہ کہا کہ

اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٗ

یعنی اللہ کے سوا ہر چیز باطل ہے۔ جس پر حضرت عثمان بن مظعون نے کہا تم نے سچ کہا۔ پھر لبید نے کہا

وَ کُلُّ نَعِیْمٍ لَا مَحَالَةَ زَائِلٗ

اور ہر نعمت لامحالہ ختم ہونے والی ہے۔ اس پر حضرت عثمانؓ بن مظعون نے کہا کہ تم جھوٹ کہتے ہو۔ جنت کی نعمت کبھی زائل نہیں ہوگی۔

لبید بن ربیعہ نے کہا کہ اے قریش کے گروہ! تم میں سے کوئی بھی کبھی مجھے تکلیف نہیں دیتا تھا۔ یہ طریق تم میں کب سے شروع ہو گیا ہے۔ ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ یہ شخص اپنے ساتھیوں سمیت ایک بیوقوف ہے جس نے ہمارے دین سے علیحدگی اختیار کر لی ہے۔ اس لئے تُو اس کی بات سے اپنے دل میں کوئی برا نہ محسوس کر۔ حضرت عثمانؓ نے اس کا جواب دیا یہاں تک کہ معاملہ بڑھ گیا اور ایک شخص کھڑا ہوا اور آپ کی آنکھ پر مُکّا مارا اُس کی وجہ سے آپ کی آنکھ باہر نکل آئی۔ ولید بن مغیرہ پاس بیٹھا یہ سب دیکھ رہا تھا۔ اس نے کہا اللہ کی قسم! اے میرے بھائی کے بیٹے! اگر تُو ایک روک والی امان میں ہوتا تو تیری آنکھ کو جو صدمہ پہنچا ہے اس سے وہ صحیح سلامت رہتی۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میری درست آنکھ بھی اسی سلوک کی محتاج ہے جو اس کی ساتھی کے ساتھ ہوا ہے۔ اور اے ابوعبدالشّمس! یقیناً میں اس ذات کی پناہ میں ہوں جو تم سے زیادہ معزز ہے اور زیادہ قادر ہے۔ ولید بن مغیرہ نے اسے کہا کہ آؤ میرے بھائی کے بیٹے اگر تم چاہو تو میری پناہ میں واپس آ سکتے ہو۔ لیکن حضرت عثمان نے انکار کر دیا۔

(السیرۃ لابن ھشام۔ قصّۃ عثمان بن مظعون فی ردّ جوار الولید۔ صفحہ 269۔ مطبوعہ بیروت۔ ایڈیشن 2001ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عشق و محبت اور صبر کے نئے زاویے صحابہ کو دیئے۔ واقعہ رجیع میں جن صحابہ کو قید کیا گیا تھا ان میں سے ایک حضرت زید بن دثنہ بھی تھے۔ صفوان بن امیہ نے ان کو خریدا تھا تا کہ اپنے باپ کے بدلے ان کو قتل کر سکے۔ جب حضرت زید کو قتل کرنے کے لئے تنعیم لے جایا گیا تو وہاں ابوسفیان نے کہا اے زید! مَیں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا تو یہ پسند نہیں کرے گا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تیری جگہ یہاں قتل کئے جائیں اور تو اپنے گھر والوں میں ہو۔ حضرت زید نے جواب دیا اللہ کی قسم! میں تو یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس جگہ جہاں پر وہ اس وقت ہیں کوئی کانٹا چبھے اور میں اپنے گھر والوں میں بیٹھا ہوا ہوں۔ ابوسفیان نے کہا جس طرح محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اصحاب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے محبت کرتے ہیں ایسی محبت میں نے کسی کو کسی شخص سے کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

(اسدالغابۃ۔ جلد 2 صفحہ 147 "زید بن دثنۃ"۔ دارالفکر۔ بیروت 2003ء)

پھر اس زمانے کی جو مائیں تھیں وہ کس طرح اپنے بچوں کو صبر کی اور حوصلہ کی تلقین کیا کرتی تھیں۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ جس دن حضرت عبداللہؓ بن زبیر شہید کئے گئے اُس روز وہ اپنی والدہ کے پاس تشریف لائے۔ والدہ نے حضرت زبیر سے کہا کہ اے میرے بیٹے! قتل کے خوف سے ہرگز کوئی ایسی شرط قبول نہ کر لینا جس میں تمہیں ذلت برداشت کرنی پڑے۔ اللہ کی قسم! عزت کے ساتھ تلوار کھا کر مر جانا اس سے بہتر ہے کہ ذلت کے ساتھ کوڑے کی مار برداشت کر لی جائے۔

(اسدالغابۃ۔ جلد 3۔ صفحہ 139۔ "عبداللہؓ بن زبیر"۔ دارالفکر بیروت 2003ء)

اس روایت سے ماں کے عزم اور غیرتِ ایمانی کا بھی پتہ چلتا ہے جنہوں نے اپنے بیٹے کو یہ تلقین کی کہ کبھی ایمان میں کمزوری نہ دکھانا۔ قربانیوں اور صبر کے یہ عجیب نمونے ہیں جو ہمیں اسلام کی تاریخ میں عورتوں اور مردوں، نوجوانوں اور بوڑھوں ہر جگہ میں نظر آتے ہیں۔ ان نمونوں کو بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

"ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانے میں خود سبقت کر کے ہرگز تلوار نہیں اٹھائی۔ بلکہ ایک زمانہ دراز تک کفار کے ہاتھ سے دُکھ اٹھایا۔ اور اس قدر صبر کیا جو ہر ایک انسان کا کام نہیں اور ایسا ہی آپ کے اصحاب بھی اسی اعلیٰ اصول کے پابند رہے اور جیسا کہ ان کو حکم دیا گیا تھا کہ دُکھ اٹھاؤ اور صبر کرو۔ ایسا ہی انہوں نے صدق اور صبر دکھایا۔ وہ پیروں کے نیچے کچلے گئے انہوں نے دَم نہ مارا۔ ان کے بچے ان کے سامنے ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے۔ وہ آگ اور پانی کے ذریعے سے عذاب دیئے گئے مگر وہ شر کے مقابلے سے ایسے باز رہے کہ گویا وہ شیر خوار بچے ہیں۔ کون ثابت کر سکتا ہے کہ دنیا میں تمام نبیوں کی امتوں میں سے کسی ایک نے بھی باوجود قدرتِ انتقام ہونے کے خدا کا حکم سن کر ایسا اپنے تئیں عاجز اور مقابلہ سے دستکش بنا لیا جیسا کہ انہوں نے بنایا؟ کس کے پاس اس بات کا ثبوت ہے کہ دنیا میں کوئی اور بھی ایسا گروہ ہوا ہے جو باوجود بہادری اور جماعت اور قوتِ بازو اور طاقتِ مقابلہ اور پائے جانے تمام لوازم مردی اور مردانگی کے پھر خون خوار دشمن کی ایذاء اور زخم رسانی پر تیرہ برس تک برابر صبر کرتا رہا؟ ہمارے سید و مولیٰ اور آپ کے صحابہ کا یہ صبر کسی مجبوری سے نہیں تھا بلکہ اس صبر کے زمانے میں بھی آپ کے جانثار صحابہ کے وہی ہاتھ اور بازو تھے جو جہاد کے حکم کے بعد انہوں نے دکھائے۔ اور بسا اوقات ایک ہزار جوان نے مخالف کے ایک لاکھ سپاہی نبرد آزما کو شکست دے دی۔ ایسا ہوا تا لوگوں کو معلوم ہو کہ جو مکہ میں دشمنوں کی خون ریزیوں پر صبر کیا گیا تھا اُس کا باعث کوئی بزدلی اور کمزوری نہیں تھی بلکہ خدا کا حکم سن کر انہوں نے ہتھیار ڈال دیئے تھے۔ اور بکریوں اور بھیڑوں کی طرح ذبح ہونے کو تیار ہو گئے تھے۔ بے شک ایسا صبر انسانی طاقت سے باہر ہے اور گو ہم تمام دنیا اور تمام نبیوں کی تاریخ پڑھ جائیں تب بھی ہم کسی امت میں اور کسی نبی کے گروہ میں یہ اخلاقِ فاضلہ نہیں پاتے اور اگر پہلوں میں سے کسی کے صبر کا قصہ بھی ہم سنتے ہیں تو فی الفور دل میں گزرتا ہے کہ قرائن اس بات کو ممکن سمجھتے ہیں کہ اس صبر کا موجب دراصل بزدلی اور عدمِ قدرت انتقام ہو۔ مگر یہ بات کہ ایک گروہ جو درحقیقت سپاہیانہ ہنر اپنے اندر رکھتا ہو۔ اور بہادر اور قوی دل کا مالک ہو اور پھر وہ دُکھ دیا جائے اور اس کے بچے قتل کئے جائیں اور اس کو نیزوں سے زخمی کیا جائے مگر پھر بھی وہ بدی کا مقابلہ نہ کرے۔ یہ وہ مردانہ صفت ہے جو کامل طور پر یعنی تیرہ برس برابر ہمارے نبی کریم اور آپ کے صحابہؓ سے ظہور میں آئی ہے۔ اس قسم کا صبر جس میں ہر دم سخت بلاؤں کا سامنا تھا جس کا سلسلہ تیرہ برس کی دراز مدت تک لمبا تھا درحقیقت بے نظیر ہے۔ اور اگر کسی کو اس میں شک ہو تو ہمیں بتلاوے کہ گزشتہ راستبازوں میں سے اس قسم کے صبر کی نظیر کہاں ہے؟"۔

فرمایا: "اور اس جگہ یہ بات بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ اس قدر ظلم جو صحابہ پر کیا گیا ایسے ظلم کے وقت میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اجتہاد سے کوئی تدبیر بچنے کی ان کو نہیں بتلائی بلکہ بار بار یہی کہا کہ ان تمام دکھوں پر صبر کرو اور اگر کسی نے مقابلہ کے لئے کچھ عرض کیا تو اس کو روک دیا اور فرمایا کہ مجھے صبر کا حکم ہے۔ غرض ہمیشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبر کی تاکید فرماتے رہے جب تک کہ آسمان سے حکمِ مقابلہ آ گیا۔ اب اس قسم کے صبر کی نظیر تم تمام اول اور آخر کے لوگوں میں تلاش کرو پھر اگر ممکن ہو تو اس کا نمونہ حضرت موسیٰ کی قوم میں سے یا حضرت عیسیٰ کے حواریوں میں سے دستیاب کر کے ہمیں بتلاؤ"۔

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد۔ روحانی خزائن۔ جلد 17۔ صفحہ 10-11)

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ہمیشہ صبر اور استقامت دکھانے کی توفیق دیتا چلا جائے۔ خاص طور پر ان جگہوں پر، ان ممالک میں، پاکستان میں اور بعض اور جگہوں پر جہاں احمدیوں پر بڑی سختیاں کی جا رہی ہیں، ان کا جینا دوبھر کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی صبر اور استقامت عطا فرمائے اور ان کے دشمنوں کی بھی اپنی خاص قدرت دکھاتے ہوئے پکڑ کے سامان پیدا فرمائے۔ ہمارا ہر عمل خدا تعالیٰ کی رضا کو جذب کرنے والا ہو اور ہم اس کے فضلوں کے وارث بنتے چلے جائیں۔

"اخبار بدر کے لئے قلمی و مالی تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں"

بسم اللّٰہِ الرحمن الرحیم

وَسِّعْ مَکَانَکَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN

M/S ALLADIN BUILDERS

Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman

Contact : Khalid Ahmad Alladin

#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA

Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396

Emal: khalid@alladinbuilders.com

Please visit us at : www.alladinbuilders.com

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649

کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
047-6215747

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دورہ بیلجیم و جرمنی ، جون 2010ء کی مختصر رپورٹ

ہر وہ احمدی جو مسجد میں آتا ہے اس بات کو خاص طور پر اپنے ذہن میں رکھے کہ ہماری مساجد کا ایک امتیاز ہے اور وہ امتیاز ان مساجد کا تقدس قائم کرنا ہے۔ وہ امتیاز اپنے دلوں کو کینوں اور بغضوں اور کدورتوں سے پاک کرنا ہے۔ وہ امتیاز خالص ہو کر خدا تعالیٰ کے آگے جھکتے ہوئے اپنی عاجزی اور انکساری کا اظہار کرنا ہے۔ وہ امتیاز عبادتوں کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنا ہے۔ وہ امتیاز حقوق العباد کی ادائیگی کرنا ہے۔ جب یہ چیزیں پیدا ہوں گی تب آپ کہہ سکتے ہیں کہ ہاں ہماری مساجد یقیناً وہ مساجد ہیں جو ہماری مسجدوں کو دوسرے مسلمانوں کی مساجد سے ممتاز کرتی ہیں۔

(جرمنی میں مساجد کی تعمیر کے منصوبہ کے تحت تعمیر ہونے والی 29 ویں مسجد احسان (منہائیم) کے افتتاح کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ کا بصیرت افروز خطاب)

مئی مارکیٹ منہائیم میں جلسہ سالانہ کے انتظامات کا معائنہ اور کارکنان سے خطاب میں اہم ہدایات۔

(حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی جرمنی میں مصروفیات کی مختصر جھلکیاں)

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

قسط: چہارم

24/ جون 2010ء بروز جمعرات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سوا چار بجے مسجد بیت السبوح میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی، خطوط اور رپورٹس پر ہدایات دیں اور مختلف دفتری امور کی سرانجام دہی میں مصروفیت رہی۔

مسجد احسان منہائم کا افتتاح

آج پروگرام کے مطابق، جرمنی میں سو مساجد کی تعمیر کے منصوبہ کے تحت Mannheim شہر میں تعمیر ہونے والی 29 ویں مسجد کا افتتاح تھا اور پھر بعد میں وہاں سے جلسہ گاہ Mai Market کے لئے روانگی تھی۔

چار بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور اجتماعی دعا کروائی۔ بعد ازاں قافلہ Mannheim کے لئے روانہ ہوا۔ بیت السبوح سے Mannheim کا فاصلہ 87 کلومیٹر ہے۔ پانچ بج کر 55 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ''مسجد احسان'' من ہائم میں تشریف آوری ہوئی۔ لوکل امیر من ہائم مکرم سہیل بٹ صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ بچوں اور بچیوں نے گروپس کی صورت میں دعائیہ نظمیں پیش کیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔ بعد ازاں حضور انور نے مسجد احسان کے بیرونی حصہ میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے اندر تشریف لے گئے اور مسجد کا معائنہ فرمایا اور ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور ان نمازوں کے ساتھ مسجد کا باقاعدہ افتتاح عمل میں آیا۔

افتتاحی تقریب

نمازوں کی ادائیگی کے بعد مسجد کے افتتاح کے تعلق میں ایک تقریب کا انعقاد ہوا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم لئیق احمد صاحب نے پیش کی اور ساتھ اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ بعد ازاں مکرم اویس اکبر باجوہ صاحب نے جرمن ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی نے من ہائم شہر اور ''مسجد احسان'' کا تعارف پیش کیا۔

Mannheim شہر جرمنی کے صوبہ Bade کا دوسرا بڑا ایک صنعتی شہر ہے جو تین لاکھ گیارہ ہزار سے زائد مکینوں کو سموئے ہوئے دریائے Rhein اور دریائے Neckar کے دامن میں آباد ہیں۔ یہاں مسلمان آبادی کا تناسب 8 فیصد ہے اور ان میں زیادہ تعداد ترکی قوم کی ہے۔ اس شہر کا ایک خاص امتیاز "Water Tower" ہے جو شہر کے مرکزی حصّہ میں منجانب مشرق تعمیر کیا گیا ہے۔

اس شہر کی ایک اور خصوصیت یہ بھی ہے کہ دنیا کا پہلا بائیسکل (Bicycle) 1817ء اور دنیا کا پہلا Automobile 1886ء میں اسی شہر میں تیار کیا گیا۔

Mannheim میں جماعت احمدیہ کا باقاعدہ قیام 1990ء میں ہوا۔ اور اس شہر میں جلسہ سالانہ جرمنی کا انعقاد 1995ء سے شروع ہوا جس کی وجہ سے شہر کی انتظامیہ اور سرکردہ حکام سے جماعت کے اچھے تعلقات قائم ہوئے۔

جماعت احمدیہ جرمنی نے مئی 2007ء میں یہاں تین لاکھ چالیس ہزار یورو کی لاگت سے 1641 مربع میٹر کے رقبہ پر مشتمل ایک قطعہ زمین خریدا۔ جہاں دسمبر 2008ء میں مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ یہاں دو منزلہ مسجد کی تعمیر کے علاوہ تیسری منزل پر مشن ہاؤس بھی تعمیر کیا گیا ہے اور ساتھ جماعتی دفاتر بھی ہیں اور رہائشی حصہ بھی ہے۔

مسجد کے لئے مردوں اور خواتین کے دو علیحدہ علیحدہ ہال ہیں۔ 13 میٹر بلند دو مینارے تعمیر کئے گئے ہیں اور مسجد کے گنبد کا قطر پانچ میٹر ہے۔

مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر پر مجموعی خرچ نو لاکھ یورو آیا ہے اور یہ خرچ یہاں کی مقامی جماعت نے برداشت کیا ہے۔ مسجد کے بیرونی حصہ میں 20 گاڑیوں کو پارک کرنے کی گنجائش بھی موجود ہے۔

اس مسجد کی تعمیر میں احباب جماعت نے وقار عمل کے ذریعہ حصہ لیا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت پندرہ ایسے احباب کو سرٹیفکیٹ عطا فرمائے جنہوں نے اس مسجد کی تعمیر کے مختلف مراحل میں غیر معمولی طور پر خدمت کی توفیق پائی ہے۔ ان احباب کے نام درج ذیل ہیں۔

مکرم عبدالمومن صاحب، مشتاق احمد صاحب، اسد ملہی صاحب، ابراہیم ملہی صاحب، رضوان احمد صاحب، عبدالولی صاحب، انیس احمد صاحب، طاہر بٹ صاحب، رفاقت احمد صاحب، تصور کاہلوں صاحب، ندیم اللہ صاحب، نوید نائیک صاحب، ڈاکٹر شاہد صدیق صاحب، تنویر احمد صاحب، نعمان احمد صاحب۔ ان سبھی خوش نصیب احباب نے اپنے پیارے آقا سے جہاں یہ سرٹیفکیٹ حاصل کئے وہاں مصافحہ کی سعادت بھی حاصل کی۔

خطاب حضور انور ایدہ اللہ

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

''الحمد للہ کہ آج آپ کو اس شہر میں یہ مسجد بنانے کی توفیق اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے۔ مسجد بنانا تو ایک اہم کام اپنی ذات میں ہے ہی، لیکن مسجد کو آباد کرنا اس سے بڑا اہم کام ہے۔ بڑی بڑی خوبصورت مساجد اور بڑی بڑی وسیع مساجد جس میں ہزاروں لوگ سمائے جا سکتے ہیں۔ دنیا میں بنتی ہیں اور دوسرے مسلمان بناتے ہیں لیکن اس زمانے میں ان مساجد کی وسعت کے باوجود، ان مساجد کی خوبصورتی کے باوجود، ان میں ایک کمی ہے اور وہ ایک بہت بڑی کمی ہے اور وہ کمی یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کے آنے کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ قرآن کریم میں جس کے آنے کے بارہ میں ذکر تھا کہ آخرین میں وہ مبعوث ہوگا، اس کو یہ لوگ ماننے والے نہیں اور اس پیشگوئی کو پورا کرنے میں اپنا کردار ادا نہیں کر رہے۔ اس لئے یہ کمی ان میں ہے اور باوجود بڑی مساجد کے بہت سارے واقعات ایسے ہو جاتے ہیں، جب آپس میں مساجد کے اندر دو گروہوں میں لڑائیاں ہو جاتی ہیں، شر پیدا ہو جاتے ہیں، فتنے پیدا ہو جاتے ہیں اور یہ صرف اس وجہ سے ہے کہ اس امام کو نہیں مانا جس کے ماننے کا اللہ تعالیٰ کے رسول نے حکم فرمایا تھا اور فرمایا تھا کہ میرا اسلام اسے پہنچاؤ۔

پس یہ بات بھی بہت اہم بات ہے جو ہر احمدی کو اپنے مدنظر رکھنی چاہئے کہ ہماری مساجد میں بھی اگر اس طرح دلوں کی کدورتیں رکھنے والے لوگ آتے رہے۔ آپس میں رنجشیں پیدا کرنے والے لوگ آتے رہے تو پھر ہمارا یہ دعویٰ کہ ہم نے اس زمانے کے امام کو مانا ہے اور آنحضرت ا کی پیشگوئی کو پورا کرتے ہوئے، اس کو سلام پہنچایا ہے غلط ہوگا۔ اس لئے ہر وہ احمدی جو مسجد میں آتا ہے اس بات کو خاص طور پر اپنے ذہن میں رکھے کہ ہماری مساجد کا ایک امتیاز ہے اور وہ امتیاز ان مساجد کا تقدس قائم کرنا ہے۔ وہ امتیاز اپنے دلوں کو کینوں اور بغضوں اور کدورتوں سے پاک کرنا ہے۔ وہ امتیاز خالص ہو کر خدا تعالیٰ کے آگے جھکتے ہوئے اپنی عاجزی اور انکساری کا اظہار کرنا ہے۔ وہ امتیاز عبادتوں

کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنا ہے۔وہ امتیاز حقوق العباد کی ادائیگی کرنا ہے۔

جب یہ چیزیں پیدا ہوں گی تب آپ کہہ سکتے ہیں کہ ہاں ہماری مساجد یقیناً وہ مساجد ہیں جو ہماری مسجدوں کو دوسروں مسلمانوں کی مساجد سے ممتاز کرتی ہیں۔

پس اس بات کو ہمیشہ ذہن نشین رکھیں کہ ہماری مساجد خالصۃً اللہ تعالیٰ کی خاطر بنائی گئی مساجد ہیں اور ان میں وہی کام ہونے چاہئیں جو خدا تعالیٰ نے ہمیں فرمائے ہیں۔

ہر دفعہ جب مساجد کا افتتاح ہوتا ہے، ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذکر پر مشتمل وہ آیات پڑھتے ہیں جن میں خانہ کعبہ کی بنیاد رکھنے کا ذکر ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی نسل کے لئے دعا کی، اپنی نسل میں سے ایک عظیم نبی مبعوث ہونے کے لئے دعا کی۔قرآن کریم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی صرف دعا کا ہی بلکہ آپ کے عمل کا بھی ذکر کیا ہے اور اس عمل کا اظہار ایک جگہ اس طرح فرمایا کہ ”وابراھیم الّذی وفّی“ کہ ابراہیم وہ تھا جس نے وفا کی۔جس نے وفا کے ساتھ اپنے عہد کو نبھایا اور اس وفا کا صلہ پھر کیا ملا کہ ہزاروں سال بعد آج ہر مسلمان، دنیا میں کروڑوں مسلمان جب آنحضرت اپر درود بھیجتے ہیں تو ساتھ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بھی درود بھیجتے ہیں۔ یہ امتیاز جو درود بھیجنے کا ہے ابراہیم علیہ السلام کے وفا کی وجہ سے آنحضرت ا کو نہیں ملا۔ بلکہ آنحضرت ا کی عظمت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے، کیونکہ آپ ا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل میں سے تھے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی اس درود میں شامل کرلیا۔

ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ بھی فرمایا کہ ابراہیم کے اسوہ پر چلو۔وہ کیا اسوہ تھا؟ وہ وفا کا اسوہ تھا، وہ عبادات کا اسوہ تھا۔ انہوں نے اپنی عبادات کو قائم کرنے کے لئے دنیا کو دین سکھانے کے لئے اپنی بیوی اور بیٹے کی قربانی اس طرح کی کہ بے آب وگیاہ جگہ میں چھوڑ دیا۔ یہاں رہو اور خدا تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس گھر کو آباد کرو۔

آپ لوگ جوان ملکوں میں رہ رہے ہیں آپ کو تو اللہ تعالیٰ نے ہر طرح کی سہولتیں مہیا فرمائی ہیں۔ ہر طرح کی آسائش اور کشائش مہیا فرمائی ہے۔ آپ لوگوں کا کام ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اور زیادہ شکر گزار بندے بنتے ہوئے ان مسجدوں کو نہ صرف آباد کریں بلکہ اس طرح آباد کریں۔جس طرح آباد کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ آپس میں محبت و پیار اور بھائی چارے کی فضا پیدا کرتے ہوئے آباد کریں۔ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ کے نظارے دکھائیں۔تبھی آپ کہہ سکتے ہیں کہ ہماری مسجدیں وہ مسجدیں ہیں جن کے بنانے کا اس زمانہ میں حضرت امام مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام ، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے سے ہم نے آغاز کیا ہے اور ہم نے بناتے چلے جانا ہے۔ اگر یہ نہیں، اگر دلوں کے کینے ہیں، بغض ہیں، آپس کی رنجشیں ہیں، عہدیداروں اور غیر عہدیداروں میں آپس کی ہم مزاجی نہیں ہے، Understanding نہیں ہے تو مسجدوں میں آتے ہوئے آپ کے دل پھٹے رہیں گے۔ ہمیشہ یاد رکھیں ہمیشہ اس بات کو یاد رکھیں کہ امام مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کے بعد، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کے بعد کبھی ان لوگوں میں سے نہ بنیں جن کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ قُلُوْبُھُمْ شَتّٰی کہ ان کے دل پھٹے ہوئے ہیں۔آپ کے دل ایک ہونے چاہئیں۔ ایک جسم کی طرح جماعت کا وجود ہونا چاہئے۔ایک ساتھ ہر ایک کا دل دھڑکنا چاہئے۔ نمازوں میں آئیں تو ایک دوسرے کے لئے دعائیں کرنے والے ہوں۔ ایک دوسرے پر سلامتی بھیجنے والے ہوں۔ ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنے والے ہوں۔

یہی وفا ہے، یہی عہد ہے جو آپ نے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کرنے کا اعلان کیا ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک لمبی حدیث ہے اس میں یہ بھی ہے کہ اے اللہ تعالیٰ مجھے عہد پورا کرنے والوں اور رکوع وسجود کرنے والوں میں سے بنا۔تو عہد پورا کرنے والے کون ہیں؟ آپ نے اس زمانے کے امام کے ہاتھ پر ایک عہد کیا۔شرائط بیعت آپ پڑھتے ہیں۔تبلیغ کرتے ہوئے دوسروں کو پڑھاتے ہیں۔کبھی خود بھی غور کرنا چاہئے کہ ہم کس حد تک ان شرائط بیعت پر عمل کر رہے ہیں۔ ہم کس حد تک اپنے عہدوں کو نبھا رہے ہیں۔ہم کس حد تک اپنی وفا کے وعدے کو پورا کر رہے ہیں۔ اگر ہمارے جائزے خوشکن نہیں ہیں تو بڑی فکر کی بات ہے۔صرف ایمان لے آنا، صرف قبول کر لینا کافی نہیں ہے۔ صرف اینٹ اور پتھر اور سیمنٹ کی عمارات کھڑی کر دینا کافی نہیں ہے بلکہ ان مساجد کو آپ کی عبادات کا ایک نمونہ ہونا چاہئے۔

ان مساجد کو آپ کے اعلیٰ اخلاق کا ایک نمونہ ہونا چاہئے۔ان مساجد سے دنیا کو یہ پیغام ملنا چاہئے کہ یہاں سے پیار، محبت اور ہمدردی کے ہر وقت چشمے پھوٹتے ہیں۔ جب یہ سوچ ہوگی تو یقیناً آپ کی مساجد فائدہ مند ہونگی یقیناً آپ اپنا عہد پورا کرنے والے ہوں گے۔یقیناً آپ کی عبادات وہ حق ادا کرنے والی عبادات ہوں گی جس کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم فرمایا ہے اور جس کی اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت سے توقع کی ہے۔

اللہ کرے کہ ہم سب اس معیار پر پورا اترنے والے ہوں اور اپنے عہد و وفا کو نبھانے والے ہوں۔ اپنے دلوں کو ٹٹولتے ہوئے ہر وقت اپنی اصلاح کی کوشش کرنے والے ہوں۔اب دعا کرلیں“۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب چھ بج کر 45 منٹ پر ختم ہوا اس تقریب کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

مقامی جماعت نے ریفریشمنٹ کا انتظام کیا ہوا تھا۔ بعد ازاں لوکل امارت من ہائم اور حلقہ کے صدران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد کے بیرونی احاطہ میں ناشپاتی کا پودا لگایا اور حضرت بیگم صاحبہ مدّ ظلّہا نے آڑو کا پودا لگایا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ نے اس تقریب میں شامل ہونے والے مقامی جماعتوں کے تمام احباب کو شرف مصافحہ بخشا اور بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے خواتین کی طرف تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا اور اپنے ہاں حضور انور کی موجودگی سے برکتیں حاصل کیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔مائیں اپنے گودوں میں لئے بچوں کو اٹھا اٹھا کر آگے کرتیں اور حضور انور سے پیار حاصل کرتیں۔ حضور انور ان گود میں لئے بچوں کو بھی چاکلیٹ عطا فرماتے۔

سات بج کر بیس منٹ پر یہاں سے جلسہ گاہ Mai Markt کے لئے روانگی ہوئی۔ یہاں سے جلسہ گاہ کا فاصلہ 3.3 کلومیٹر تھا۔ ساڑھے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ گاہ میں تشریف آوری ہوئی۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ گاڑی سے باہر تشریف لائے ،مکرم عبدالرحمٰن مبشر صاحب افسر جلسہ سالانہ جرمنی نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے امیر صاحب جرمنی سے اگلے دن جمعہ کی شام کو طلباء کے ساتھ ہونے والے پروگرام کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ اس پروگرام کو جلسہ گاہ کے مین ہال میں رکھنے کی بجائے جو تبلیغی پروگراموں کے لئے چھوٹا ہال ہے وہاں رکھ لیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ جلسہ کے ایام میں حضور انور کی رہائش Mai Markt کے ایک رہائشی حصہ میں ہے۔

جماعت احمدیہ جرمنی 1995ء سے Mai Markt من ہائم (Mannheim) میں اپنے جلسہ سالانہ کا انعقاد کررہی ہے۔اس ”مئی مارکیٹ“ کا رقبہ دو لاکھ 85 ہزار مربع میٹر ہے۔ یہاں سارا سال بڑے بڑے فنکشن اور مختلف فیئرز ہوتے ہیں۔اس ایریا میں اردگرد کے علاقہ میں بیس ہزار گاڑیوں کی پارکنگ کی گنجائش موجود ہے۔ یہاں کا سب سے بڑا ہال، مردانہ جلسہ گاہ کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔اس کا رقبہ آٹھ ہزار مربع میٹر ہے اور اس میں ایک وقت میں 24 ہزار آدمی بیٹھ سکتے ہیں۔ یہ ساری جگہ پختہ اور صاف ستھری ہے۔ اس وسیع وعریض ایریا میں لجنہ جلسہ گاہ اور مختلف شعبوں، نظامتوں اور دفاتر کے لئے مارکیز اور رہائش کے لئے خیمے لگا کر اور مختلف جگہیں تیار کر کے انتظامات مکمل کئے گئے ہیں۔خدام نے دن رات وقار عمل کر کے ان انتظامات کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا ہے۔

Mai مارکیٹ منہائم میں معائنہ انتظامات جلسہ سالانہ

سات بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق جلسہ سالانہ کے انتظامات کا معائنہ شروع ہوا۔

سب سے قبل نائب افسران جلسہ سالانہ نے جن کی تعداد 19 ہے، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان خدام وانصار کو شرف مصافحہ سے نوازا جو گزشتہ نو دس روز سے جلسہ کی تیاری کے لئے مسلسل وقار عمل میں مصروف ہیں اور اپنے آپ کو اس کام کے لئے وقف کیا ہوا ہے۔ایسے احباب کی مجموعی تعداد ستّر ہے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ کے مختلف شعبہ جات میں سے سب سے پہلے ”شعبہ رجسٹریشن اور سیکیورٹی گیٹس“ کا معائنہ فرمایا۔ یہاں جلسہ میں شامل ہونے والے احباب کی کارڈز کی چیکنگ اور سکیننگ کا پروگرام گزشتہ سالوں سے جاری ہے۔لیکن امسال اس کو مزید بہتر اور آرگنائز کیا گیا ہے اور ”الیکٹرک سسٹم سیکیورٹی گیٹس“ لگائے گئے ہیں۔ اب کوئی فرد بھی بغیر Card اور Barcode کے جلسہ گاہ میں داخل نہیں ہوسکتا اور اب اس بات کا احتمال ہی نہیں ہے کہ کوئی بھی فرد بغیر کارڈ چیکنگ کے جلسہ گاہ میں جا سکے۔جلسہ گاہ میں Gates ہونے کی وجہ سے Computer Network کو بہتر انداز میں چلانے اور حاضری کو ہر طور پر صحیح Count کرنے کے لئے Mobile Scanning System بنایا گیا جس کے ذریعہ جلسہ گاہ میں کسی بھی جگہ Card Checking کی جاسکتی ہے۔

اسی طرح جو افراد اپنا I.D. Card اور Barcaode کسی وجہ سے جلسہ پر ساتھ نہیں لا سکے، ان کی جلسہ گاہ پر مکمل تصدیق کے بعد کارڈ بنانے اور Barcode پرنٹ کرنے کے لئے پرنٹنگ سسٹم رکھے گئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس سارے سسٹم کا تفصیلی معائنہ فرمایا اور خود اپنے کارڈ کی بھی سکیننگ کی، بعد ازاں حضور انور نے ازراہ شفقت امیر صاحب جرمنی، مبلغ انچارج صاحب جرمنی افسر صاحب جلسہ سالانہ جرمنی اور انچارج شعبہ سیکیورٹی گیٹ کے کارڈز کی بھی سکیننگ کی۔ ہر کارڈ کی سکیننگ کے ساتھ جملہ کوائف مع تصویر سکرین پر آجاتے ہیں۔ پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ الیکٹرک سسٹم سیکیورٹی گیٹ

سے بھی گزرے۔

اس معائنہ کے دوران ناظم صاحب شعبہ رجسٹریشن اور سیکیورٹی گیٹ نے اپنے معاونین کا تعارف بھی کروایا۔ سبھی معاونین انفارمیشن ٹیکنالوجی (I.T) سے تعلق رکھتے ہیں اور انہوں نے دن رات محنت کر کے یہ سارا سسٹم سیٹ کیا ہے اور سارے ملک کے احمدیوں کے لئے Card اور Barcode جاری کئے ہیں۔

حضور انور نے ازراہ شفقت ان سبھی معاونین کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے شعبہ MTA اور MTA سٹوڈیو کا معائنہ فرمایا۔ اور انتظامات کا جائزہ لیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لنگر خانہ کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے اور انتظامات کا جائزہ لیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نان سے ایک لقمہ سالن کے ساتھ لیا اور کھانے کا معیار دیکھا۔ لنگر خانہ کے معاونین نے حضور انور کے ساتھ مختلف گروپس میں تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بعض کارکنان سے گفتگو بھی فرمائی۔

دیگ واشنگ مشین

لنگر خانہ سے باہر ایک ''دیگ واشنگ مشین'' لگائی گئی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے منتظمین سے دیگ دھونے کے پراسس کے بارہ میں کے بارہ میں گفتگو فرمائی اور ایک دیگ دھونے کا مکمل پراسس دیکھا۔ دیگ ڈھلنے کے بعد کچھ چاول ساتھ لگے ہوئے تھے حضور انور نے فرمایا کہ برش بھی ساتھ ساتھ صاف رہنے چاہئیں تا کہ ان کے ساتھ لگے ہوئے چاول اتر جائیں اور دیگ کے ساتھ نہ آئیں۔ یہ مشین گزشتہ چار سالوں سے ہر جلسہ جرمنی کے موقع پر استعمال کی جا رہی ہے۔ ہر سال اس مشین میں کئی ٹیکنیکل بہتریاں لائی جاتی ہیں۔ یہ مشین مکمل طور پر Automatic کام کرتی ہے۔ اس کو ایک مرتبہ On کرنے کے بعد اور کوئی بٹن دبانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس کا پراسس اس طرح ہے کہ جب دیگ Railing سے مشین کے اندر داخل ہوتی ہے تو دیگ ایک Sensor کو Touch کرتی ہے جس سے System Computer- ''دیگ واش پروگرام'' کو سٹارٹ کر دیتا ہے۔ سب سے پہلے پانی کا سسٹم سٹارٹ ہوتا ہے۔ دیگ کے اندر اور باہر اور پیندے پر سادہ پانی اور Washing Liquid کا سپرے (Spray) ہوتا ہے۔ پانی مشین میں لگے ہوئے ہیٹنگ سسٹم کے ذریعہ گرم کیا جاتا ہے۔ اس مشین میں Brush System انسٹالڈ ہیں جو کہ گھومتے ہوئے دیگ کے اندر کی صفائی کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ دیگ بھی Rotate کرتی ہے۔ جس سے دیگ کے باہر اور پیندے کی بھی صفائی ہوتی ہے۔ دیگ کے اندر کام کرنے والے سسٹم پر Scrappers لگے ہوئے ہیں جو کہ ضرورت پڑ دیگ کے اندر لگے ہوئے چاول یا دیگر کھانے وغیرہ کو کھرچتے ہیں۔ دیگ دھونے پر اس کو Automatically باہر نکال دیا جاتا ہے اور مشین اگلی دیگ دھونے کے لئے گرین سگنل دیتی ہے۔ ایک دیگ کی صفائی پر 12 تا 15 لیٹر پانی استعمال ہوتا ہے۔ یہ مشین ایک Sps.Computer، سات سینسرز (Sensors) تین Step Motors، دو Rotational Motors، چار کنٹرولرز، دو عدد 24 Kw Heaters، دو پمپس اور دیگر Electronic Componesnts پر مشتمل ہے۔

اس مشین کو تین احمدی نوجوان انجینئرز نے خود تیار کیا ہے اور بڑی لمبی محنت کے بعد تیار ہوئی ہے۔ ان بھائیوں میں سے ایک عطاء المنان حق صاحب ہیں جو Aeronotics میں Phd کر رہے ہیں۔ دوسرے ودود الحق صاحب ہیں جو Biology میں Phd کر رہے ہیں اور تیسرے بھائی جو ان دونوں کی مدد کر رہے ہیں وہ دسویں جماعت کے طالب علم ہیں۔

دیگ دھلنے کے پراسس کو دیکھنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مشین کے ذریعہ پیاز کاٹنے کا پراسس دیکھا۔ بعد ازاں حضور انور نے سٹور کا معائنہ فرمایا۔ جہاں اجناس اور دیگر استعمال ہونے والی اشیاء بڑی تعداد میں ذخیرہ کی گئی تھیں۔ اس کے بعد حضور انور نے بازار کا معائنہ فرمایا۔ بازار میں مختلف اسٹالز لگائے گئے ہیں۔ ہر سٹال کے آگے خدام اپنے اپنے سٹال پر تیار کی جانے والی کھانے پینے کی اشیاء لے کر کھڑے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہر سٹال کے آگے سے گزرتے ہوئے ازراہ شفقت مختلف اشیاء میں سے کچھ حصہ لے کر ان خدام کو دیتے رہے اور یوں یہ خوش نصیب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی شفقت اور اس تبرک سے لطف اندوز ہوتے رہے۔ ایک طفل نے اپنے ہاتھ میں مٹھائی کی ٹرے پکڑے ہوئی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس میں سے ایک رس گلہ اپنے دست مبارک سے اس بچے کے منہ میں ڈالا۔ بچے نے نصف کھایا اور بقیہ نصف حضور انور نے اس کے ہاتھ میں تھما دیا۔ جس کو ساتھ کھڑے نوجوانوں نے اسی وقت محفوظ کر لیا۔ ان لوگوں کی خوشی ناقابل بیان تھی۔

بازار کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پرائیویٹ خیمہ جات کا معائنہ فرمایا۔ پرائیویٹ خیمہ جات کی مجموعی تعداد 585 تھی۔ امسال ان خیمہ جات کے گرد Fence لگائی گئی ہے اور گیٹ بھی بنائے گئے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان خیمہ جات کے درمیانی راستہ میں گزرے۔ بعض فیملیاں اپنے خیموں کے پاس کھڑی تھیں اور بعض خیمے نصب کر رہی تھیں۔ سبھی اپنے ہاتھ بلند کر کے حضور انور کی خدمت میں سلام عرض کرتے اور خوش آمدید کہتے۔ حضور انور اپنا ہاتھ بلند کر کے ان کے سلام کا جواب دیتے۔ بچے دوڑتے ہوئے حضور انور کے پاس آتے حضور انور انہیں پیار کرتے۔ اس روز سینکڑوں خاندانوں نے حضور انور کو انتہائی قریب سے دیکھا اور شرف زیارت حاصل کیا اور برکتیں حاصل کیں۔ ہر ایک اپنی خوش نصیبی پر مسرور تھا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ جلسہ گاہ کا معائنہ فرمایا اور ان کے جملہ انتظامات دیکھے اور تفصیل سے مختلف شعبوں کا جائزہ لیا۔ لجنہ کے جلسہ گاہ میں دو بڑی مارکی لگائی گئی ہیں ایک ان خواتین کے لئے ہے جن کے ساتھ چھوٹی عمر کے بچے ہوں گے جب کہ دوسری ان کے لئے ہے جن کے ساتھ چھوٹے بچے نہیں ہیں۔ لجنہ جلسہ گاہ کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ کی طرف تشریف لے آئے۔ اور ہال میں داخل ہونے سے قبل بالائی منزل پر قائم شعبہ MTA کا معائنہ فرمایا۔ جلسہ گاہ کا تمام Live پروگرام یہاں سے ایڈٹ ہو کر آگے On Air جاتا ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیوں کی افتتاحی تقریب کا انعقاد ہونا تھا۔

تمام ناظمین اپنے اپنے معاونین کے ساتھ اپنے شعبہ کی تختی کے پیچھے کھڑے تھے۔ ناظمین جلسہ سالانہ کی مجموعی تعداد 120 ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام ناظمین کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

تقریب معائنہ انتظامات

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سٹیج پر تشریف لے آئے اور تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم باسل احمد بھٹی صاحب نے پیش کی اور بعد ازاں اس کا اردو اور جرمن زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ کا کارکنان جلسہ سے خطاب و ہدایات

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

تشہد، تعوذ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

''حسب روایت آج پھر تقریباً ایک سال بعد ہم یہاں جمع ہوئے ہیں۔ آپ میں سے اکثریت ان لوگوں کی ہے جو ہمیشہ ڈیوٹی دیتے آئے ہیں یا کئی سال سے ڈیوٹی دے رہے ہیں۔ کچھ تعداد ایسے نوجوانوں کی بھی ہوگی، نوعمر بچوں کی بھی ہوگی جو اس سال ڈیوٹی میں شامل ہوئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو احسن رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور ہر ایک آپ میں سے اپنے آپ کو ڈیوٹی کی ادائیگی کے وقت اپنے فرض کی ادائیگی کے وقت اتنا ہی اہم سمجھے جتنا کہ آپ کے افسران کی ذمہ واری ہے۔ گو کہ آپ ماتحت ہیں، معاون ہیں، نائب ہیں، اسسٹنٹ ہیں، لیکن ذمہ داری ہر ایک کی اتنی ہے جتنی کہ افسر کی ہے۔ اس لئے ہر ایک کو اپنے اپنے سپرد کئے گئے مفوضہ فرائض کی ادائیگی کی طرف خاص طور پر توجہ دینی چاہئے تا کہ ہر کام احسن طریق سے Smoothly چلتا چلا جائے۔

ایک بات جو اس دفعہ میں خاص طور پر کہنا چاہتا ہوں۔ ہمیشہ کہتا ہوں UK میں ہر سال جلسہ سالانہ پہلے ہوتا تھا اس سال وہاں بعد میں ہو رہا ہے۔ وہاں کی جو ہدایات ہوتی تھیں وہ آپ تک پہنچ جاتی تھیں کہ ہر کام کرنے والا کارکن اور کام کرنے والی کارکنہ صرف اپنے سپرد جو ڈیوٹی ہے اس کی طرف ہی توجہ نہ دے بلکہ اپنے ماحول پر بھی نظر رکھے، آنے جانے والے مہمان پر نظر رکھے۔ گو کہ میں جو ہدایت دیا کرتا ہوں انشاء اللہ دے بھی دوں گا کہ تمام شامل ہونے والے مہمان بھی اپنے ماحول پر نظر رکھیں۔ لیکن آپ جن کی تعداد سینکڑوں بلکہ ہزاروں میں ہو چکی ہے ڈیوٹی دینے والے کارکنان، آپ کا بھی فرض ہے کہ جو جو یہاں کام کر رہا ہے یہاں ماحول پر نظر رکھے اور کسی بھی قسم کی

M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266, Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

اگر کوئی غیر معمولی بات دیکھیں تو اپنے افسران تک پہنچائیں۔

حضور انور نے فرمایا: جو سیکیورٹی والے ڈیوٹی پر ہیں یا اسکینگ پہ ہیں یا کارڈ چیک کرنے پہ ہیں ان کو بعض مشکلات کا بھی سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ بعض لوگ، بعض دفعہ چیکنگ کے دوران، یا سیکنر میں سے گزرتے ہوئے یا جب آپ ان کی چیکنگ کر رہے ہوں گے تو سختی سے بھی پیش آئیں گے۔ آپ ان کی سختیاں برداشت کر لیں۔ لیکن اپنی ڈیوٹی کی ادائیگی میں کسی بھی قسم کی کوئی کمی نہیں ہونی چاہئے۔ بات ان کی سن لیں۔ لڑائی نہیں کرنی، جھگڑا نہیں کرنا، اگر کوئی زیادہ تلخ کلامی کرتا ہے یا سختی کرتا ہے یا کوئی ہاتھ بھی اٹھا لیتا ہے تب بھی نہ کوئی کارکن نہ کوئی کارکنہ آگے سے سختی سے پیش آئے بلکہ ان کا کام ہے کہ آرام سے، تحمل سے ان کو سمجھائیں۔ اور اپنے افسران کو، شعبہ کے انچارج کو بتائیں، لیکن کسی سے ڈر کے کسی سے خوفزدہ ہو کے، کسی سے واقفیت کی بنا پر کوئی بھی، کسی بھی قسم کی کمی آپ کے کام میں نہیں ہونی چاہئے۔ یہ نہیں ہے کہ فلاں شخص میری جماعت کا ہے، یا فلاں شخص کا بھائی میری جماعت میں سے ہے اور میں اسے جانتا ہوں اس لئے اگر اس کا کارڈ گم ہو گیا ہے اور اس کو صرف اپنا نمبر یاد ہے تو اس نمبر کی بنا پر میں اس کو اندر جانے دوں۔ اگر نظام نے یہ پابندی لگائی ہے کہ کارڈ چیک کرنا ہے سیکننگ کرنی ہے تو جو بھی واقف ہو،

بے شک قریبی ہو، آپ نے اس وقت تک اس کو اندر نہیں آنے دینا جب تک کہ اس کا کارڈ چیک نہیں ہو جاتا اور اس بارہ میں کسی بھی قسم کا تساہل نہیں ہونا چاہئے۔ باقی ذمہ داریاں تو آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ادا کرتے ہیں۔ اور ہمیشہ میں کہا کرتا ہوں کہ ڈیوٹی دینے والوں کا سب سے بڑا فرض یہ ہے ان کی ڈیوٹی میں بھی برکت پڑے گی کہ وہ دعا کرنے والے ہوں۔ اس لئے اپنے اوقات کو دعاؤں میں بھی صرف کریں اور جو نمازوں کے اوقات میں فارغ ہوں وہ باجماعت نماز ادا کرنے کی کوشش کریں اور جن کی ڈیوٹی ہے وہ بعد میں باجماعت ادا کریں۔ لیکن نمازوں میں کسی بھی قسم کی کوتاہی نہیں ہونی چاہئے۔

ان دنوں میں خاص طور پر ہر ایک کا فرض ہے کہ دعاؤں کی طرف توجہ دے اور جو اس کام کے لئے منتظم بنائے گئے ہیں ان کا تو دوسروں سے زیادہ فرض بن جاتا ہے کہ اپنی نمازوں اور دعاؤں کی طرف خاص توجہ کریں اللہ تعالیٰ آپ سب کو احسن رنگ میں خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اب دعا کر لیں''۔

خطاب کے آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔

اس طرح نو بج کر 17 منٹ پر جلسہ کی ڈیوٹیوں کی یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس کے بعد پروگرام کے مطابق جلسہ سالانہ کے کارکنان کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ اجتماعی کھانے کا پروگرام تھا۔ اس پروگرام سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز شعبہ تبلیغ کے ہال میں تشریف لے گئے جہاں مختلف زبانوں کے لٹریچر کی نمائش کی گئی تھی اور بڑے بڑے پوسٹر اللہ تعالیٰ، محمد رسول اللہا، اسلام، قرآن کریم، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، خلفائے احمدیت اور یورپ میں اسلام کے عناوین پر تیار کئے گئے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس نمائش کا معائنہ فرمایا۔ یہاں کبابیر سے آنے والی ایک فیملی بھی موجود تھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت انہیں شرف مصافحہ سے نوازا اور ان کا حال دریافت فرمایا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کھانے کی مارکی میں تشریف لے آئے جہاں دو ہزار کارکنان نے اپنے پیارے آقا کی معیّت میں کھانا کھایا۔ کارکنات کے کھانے کے لئے لجنہ جلسہ گاہ کے احاطہ میں علیحدہ انتظام کیا گیا تھا جہاں حضرت بیگم صاحبہ مدّظلّہا شامل ہوئیں۔ کارکنات کی تعداد پانچ صد سے زائد ہے۔ کھانے کی اس تقریب کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ (باقی آئندہ)

ہفت روزہ نئی دنیا کے پراپیگنڈہ پر پریس کمیٹی جماعت احمدیہ کی وضاحت

نئی دہلی سے شائع ہونے والے ہفت روزہ ''نئی دنیا'' مورخہ ۲ تا ۸ اگست ۲۰۱۰ء صفحہ ۴ پر ایک مضمون '' قادیانی مسلمانوں کی پشت پر بھی آر ایس ایس کا ہاتھ'' شائع ہوا ہے۔ جس میں محمد افضال نامی شخص کے دسمبر ۲۰۰۹ء جلسہ سالانہ قادیان میں تقریر کرنے کی تصویر شائع ہوئی ہے۔ اسی تصویر کو بنیاد بنا کر کذب بیانی کی مذموم کوشش کی گئی ہے۔ ہمارا تجربہ ہے کہ تہذیب یافتہ اور باشعور طبقہ نہ تو اس قسم کی بے بنیاد۔ خیالی۔ من گھڑت خبروں و مضامین کو پڑھتا اور نہ ہی ان سے متاثر ہوتا ہے۔ اس لئے اوّل تو جواب کی ضرورت نہیں۔ پھر اس خیال سے کہ مبادا کسی ناواقف کیلئے یہ خبر غلط فہمی کا باعث نہ بن جائے، تردید تحریر کی جا رہی ہے۔

ہفت روزہ نئی دُنیا اس لحاظ سے تو تعریف کا مستحق ہے کہ اس نے '' قادیانی مسلمان'' لکھا ہے۔ ویسے جماعت احمدیہ کو کسی کے مسلمان لکھنے یا نہ لکھنے سے فرق نہیں پڑتا۔ کیونکہ یہ پانچ ارکان اسلام پر دل و جان سے عمل پیرا ہے اور ارکان اسلام پر عمل کرنے والے کو ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان قرار دیا ہے۔

جماعت احمدیہ قادیان کا جلسہ سالانہ ۱۸۹۱ء سے ہر سال منعقد ہوتا چلا آ رہا ہے۔ اب اسی کی اتباع میں ایشیاء ۔ یورپ ۔ افریقہ۔ آسٹریلیا۔ کینیڈا نیز عرب ممالک میں جماعت ہائے احمدیہ کا جلسہ سالانہ منعقد ہوتا ہے۔ جلسوں میں افراد جماعت کے علاوہ وہ مسلمان جو جماعت احمدیہ میں شامل نہیں، کثرت سے شریک ہوتے ہیں۔ اسی طرح ہندو۔ سکھ۔ عیسائی اور دیگر مکاتب فکر و خیال کے معززین بھی کثرت سے شرکت فرماتے ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی سامعین کے سامنے اپنے خیالات و تاثرات کا اظہار کرنا چاہے تو جلسہ کی انتظامیہ وقت کی رعایت سے اسے اجازت دے دیتی ہے۔ جیسا کہ جماعت احمدیہ برطانیہ کا اپنا جلسہ سالانہ ۳۱/۳۰ جولائی اور یکم اگست ۲۰۱۰ کو منعقد ہوا تو اس میں بھی بہت سے غیر مسلم حضرات نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ یہ ضروری نہیں کہ جماعت احمدیہ ان کے خیالات سے متفق ہو۔ ہاں اظہار خیال سے جماعت حتیٰ الامکان کسی کو نہیں روکتی۔ کینیڈا کے وزیر اعظم کینیڈا کے جلسہ میں شریک ہوئے اور اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ غانا (افریقہ) کے صدر مملکت جلسہ میں شریک ہوئے انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ قادیان کے جلسہ سالانہ میں بھی بہت سے مسلمان (غیر از جماعت احمدیہ) ہندو۔ سکھ ۔ عیسائی شریک ہوتے رہتے ہیں ۔ انہیں اپنے خیالات کے اظہار کا بھی موقع دیا جاتا ہے۔

اگر کوئی اظہار خیال کا موقع دیئے جانے سے یہ نتیجہ اخذ کرے کہ جماعت کی پشت پر مسلمانوں، عیسائیوں، ہندوؤں، سکھوں کا ہاتھ ہے تو اس کی جہالت، حماقت اور عقلی دیوالیہ پن پر کیا کہئے گا؟ نئی دنیا نے جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۸ کے موقعہ پر مکرم محمد افضال صاحب، صدر '' راشٹریہ مسلم منچ'' کی تقریر سے یہی نتیجہ نکالا ہے۔

قارئین!! نئی دُنیا کے صحافتی دیانت داری معیار اور حق گوئی کا از خود اندازہ لگائیں؟؟ کتنا مضحکہ خیز ہے یہ مضمون کہ محمد افضال نامی شخص قادیان گیا چونکہ اس کا تعلق آر ایس ایس سے ہے اس لئے جماعت احمدیہ کی پشت پر آر ایس ایس کا ہاتھ ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی۔

نئی دُنیا کے چیف ایڈیٹر صاحب الحمدللہ مسلمان ہیں اور قرآنی ارشادات کی پابندی ان کی اولین ذمہ داری ہے۔ چنانچہ اللہ کی کتاب میں یہ حکم ہے۔

'' اے مومنو! اگر تمہیں کوئی فاسق خبر دے تو تم اس کی اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو۔ ایسا نہ ہو کہ نادانی میں کسی قوم کو ایذا پہنچا دو پھر اپنے کئے پر پشیمانی اُٹھاؤ''۔ (الحجرات ۶:۴۰)

اگر نئی دُنیا نے جماعت احمدیہ کے بارے میں کوئی مضمون لکھنا تھا تو قرآنی حکم کے مطابق اچھی طرح تحقیق کر لینی چاہئے تھی۔ عصر حاضر میں دہلی سے قادیان رابطہ کرنا کچھ مشکل نہ تھا۔ ایسا مضمون جس کو تحریر کرتے وقت ایک اہم قرآنی حکم کو نظر انداز کر دیا گیا ہو، ایک حقیقی مسلمان کے نزدیک اسے پڑھنا تو کجا دیکھنا بھی مناسب نہیں۔

جماعت احمدیہ اس بیان کے ذریعہ واضح کرتی ہے کہ اس کی پشت پر نہ تو آر ایس ایس کا اور نہ ہی دُنیا کی کسی اور تنظیم کا ہاتھ ہے۔ اور نہ ہی کسی تنظیم کے لئے پیسہ پانی کی طرح بہا رہی ہے۔ (وکفی باللہ شہیداً۔ اور اللہ بطور گواہ کافی ہے)

نئی دُنیا نے جماعت احمدیہ کی طرف جو غلط۔ جھوٹا بے بنیاد الزام منسوب کیا ہے۔ اس کے بارے میں جماعت احمدیہ قرآنی الفاظ میں یہی دُعا کرتی ہے۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو۔

جماعت احمدیہ یہ بھی واضح کرتی ہے کہ اسے صرف اور صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت پناہی حاصل ہے۔ حسبنا اللہ ونعم الوکیل ہمیں اللہ کافی ہے اور اللہ تعالیٰ کیا اچھا کارساز ہے۔ (سیکرٹری پریس کمیٹی قادیان)

منجانب: ڈیکو بلڈرز حیدر آباد۔ آندھرا پردیش

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

تیلگو اور اُردو لٹریچر فری دستیاب ہے

فون نمبر: 0924618281,04027172202
09849128919, 08019590070

وقفِ عارضی کی طرف توجہ دیں اس سے تربیت کے بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

مجلس عاملہ مجلس انصاراللہ بھارت 2011

سیدنا حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس عاملہ انصاراللہ بھارت سال 2011 کی منظوری عنایت فرمائی ہے جو درج ذیل ہے:

مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد	رکن خصوصی
مکرم مولانا منیر احمد صاحب خادم	رکن خصوصی
مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم	رکن خصوصی
مکرم مولانا عنایت اللہ صاحب	نائب صدر اوّل
مکرم شعیب احمد صاحب	نائب صدر صف دوم
مکرم مولوی زین الدین صاحب	نائب صدر
مکرم مولوی عبدالمؤمن صاحب راشد	نائب صدر
مکرم پی پی ناصرالدین صاحب آف کینانور	نائب صدر برائے جنوبی ہند
مکرم فیروزالدین خان صاحب آف کٹک	نائب صدر برائے شمال مشرقی ہند
مکرم سید وسیم احمد صاحب عجب شیر	قائد عمومی
مکرم منصور احمد صاحب چیمہ	قائد تعلیم
مکرم سلطان احمد صاحب ظفر	قائد تربیت
مکرم گیانی تنویر احمد صاحب خادم	قائد تربیت نومبائعین
مکرم سفیر احمد صاحب شمیم	قائد تبلیغ
مکرم سید بشارت احمد صاحب	قائد ایثار
مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب اختر	قائد ذہانت وصحت جسمانی
مکرم ریحان احمد صاحب ظفر	قائد مال
مکرم مظفر احمد صاحب ناصر	قائد وقف جدید
مکرم سید صباح الدین صاحب	قائد تحریک جدید
مکرم محمد یعقوب صاحب	قائد تجنید
مکرم مبارک احمد صاحب چیمہ	قائد اشاعت
مکرم محمد ایوب صاحب ساجد	قائد تعلیم القرآن ووقف عارضی
مکرم خالد محمود صاحب	آڈیٹر
مکرم حافظ مظہر احمد صاحب طاہر	زعیم اعلیٰ قادیان
مکرم بشارت احمد صاحب حیدر	معاون صدر (برائے نومبائعین)
مکرم جمیل احمد صاحب ناصر	معاون صدر
مکرم مظفر احمد صاحب ظفر	ایڈیشنل قائد تبلیغ
مکرم شیخ محمود احمد صاحب	ایڈیشنل قائد تعلیم

(صدر مجلس انصاراللہ۔ بھارت)

ضروری اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سال ۲۰۱۱ء کیلئے مکرم مولوی سید وسیم احمد صاحب تیماپوری کو قائد عمومی مجلس انصاراللہ بھارت کی منظوری عنایت فرمائی ہے۔ لہٰذا تمام مجالس انصاراللہ بھارت سے موصوف سے تعاون کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ عہدہ ان کو مبارک کرے۔

رابطہ: موبائل:08054620354 فون دفتر:01872-220186 فیکس01872-224186

(صدر مجلس انصاراللہ بھارت)

خصوصی اطلاع بابت تقریب آمین

تمام احباب کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ایسے بچے اور بچیاں جو آٹھ سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ مکمل کریں گے، ان کی تقریب آمین کا پروگرام صوبائی یا زونل سطح پر رکھا جائے گا اور بوقت آمین ایسے بچے بچیوں کو نظارت اصلاح وارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی کی طرف سے ایک اعزازی سند اور اُن کی صوبائی زبان میں ترجمہ قرآن کا تحفہ پیش کیا جائے گا جس کی منظوری حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت عنایت فرمائی ہے۔ آٹھ سال کی عمر تک قرآن کریم ختم کرنے والے بچوں کے والدین اس سلسلہ میں اپنے صوبہ یا زون کے امیر یا مبلغ انچارج یا سرکل انچارج سے رابطہ کریں تا کہ وہ یکجائی طور پر تقریب آمین کا پروگرام بنا کر دفتر کو اطلاع کرسکیں۔ اُمید ہے کہ احباب جماعت اپنے بچوں کو چھوٹی عمر میں ہی قرآن کریم ناظرہ ختم کروانے کی طرف توجہ دیں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو قرآن کریم کے عرفان سے مالا مال کرے۔ آمین۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی قادیان)

دُعا مغفرت

مکرم ومحترم عبدالرحمٰن صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ کرڈاپلی اُڑیسہ مورخہ 27.12.10 کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کو لمبا عرصہ مختلف عہدوں پر جماعتی خدمات کی توفیق ملی ہے۔ قارئین کرام کی خدمت میں

بجٹ سال 2010-2011 اور اختتام اور نئے مالی سال 2011-12 کے تشخیص بجٹ کے تعلق سے عہدیداران جماعت کی ذمہ داریاں

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال 2010-11، 31 مارچ 2011 کو ختم ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہندوستان کی بعض جماعتیں بجٹ کے بالمقابل تدریج کے مطابق لازمی چندہ جات (حصہ آمد چندہ عام وجلسہ سالانہ) کی ادائیگی کررہی ہیں لیکن بعض جماعتوں کے بجٹ کے بالمقابل گذشتہ سال وسال رواں کا بقایا قابل وصول ہے۔ اس لحاظ سے ایسی جماعتوں کے عہدیداران کو فوری توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔

۲۔ آئندہ سال 2011-12 کا بجٹ لازمی چندہ جات تشخیص کیلئے انفرادی تشخیص فارم بجٹ فارم بھجوائے جا رہے ہیں۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد مبارک کے مطابق اپنی اصل آمد پر باشرح بجٹ لکھوا کر اللہ تعالیٰ کے افضال وانعامات کو حاصل کریں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا منشاء مبارک یہ ہے کہ ملک کے حالات دن بدن بدلتے جا رہے ہیں اس لئے ہمیں اب اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعض افراد جماعت بھارت نہایت ہی اخلاص سے نمایاں طور پر مالی قربانی میں حصہ لے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اموال میں غیر معمولی برکت عطا کرے۔ آمین۔ لیکن ایک طبقہ افراد جماعت کا ایسا ہے کہ وہ اصل آمد پر لازمی چندہ ادا نہیں کررہے ہیں۔ ایسے افراد کو باشرح چندہ ادا کرنے کیلئے مجلس عاملہ میں زیر غور لا کر انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کے بابرکت ارشادات کے مطابق باشرح بجٹ لکھانے کی تحریک فرماویں۔ جماعت کے ہر کمانے والے فرد کو بجٹ میں شامل کریں نیز سیدنا حضور انور کے ارشاد کے مطابق خواتین وتعلیم یافتہ بچوں کو بھی حسب توفیق برکت کیلئے لازمی چندہ جات کے بجٹ میں ضرور شامل کیا جائے تا کہ انہیں مالی قربانی کی اہمیت اور اس کی برکات کا علم ہو۔

سیدنا حضور انور نے حالیہ خطبہ جمعہ مورخہ 7.1.2011 میں کو مالی قربانی کرنے کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو افضال وانعامات نازل ہونے کا ایمان افروز واقعات کا ذکر فرمایا ہے، اُسے ہمیشہ مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں محض اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے باشرح لازمی چندہ جات لکھوانے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے اموال میں غیر معمولی برکت عطا فرمائے۔ آمین۔ امید ہے کہ جملہ عہدیداران مارچ 2011 کے آخر تک اپنی اپنی جماعتوں کا بجٹ تشخیص کر کے نظارت ہذا میں بھجوا دیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(ناظر بیت المال آمد، قادیان)

مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر-/200 روپے۔ (مینیجر بدر قادیان)

ضروری اعلان

جملہ جماعت ہائے احمدیہ کے امراء صاحبان، صدر صاحبان، مبلغین کرام، معلمین کرام اور سرکل انچارج صاحبان کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں کا جائزہ لیں کہ کیا ان کی جماعت میں سیکرٹری تعلیم القرآن وقف عارضی کا انتخاب ہوا ہے۔ اگر ہوا ہو تو ان کا ذاتی مکمل پتہ مع ٹیلیفون نمبر کے دفتر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی کو فوری طور ارسال کریں اور اگر کسی جگہ انتخاب نہیں ہوا ہے تو فوری طور پر انتخاب کروا کر دفتر کو مطلع کریں تا کہ ان سے سیدھا رابطہ رکھا جا سکے، جزاکم اللہ۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی قادیان)

درخواست دُعا

☆۔ محترمہ شکیلہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ تالبرکوٹ اپنی اور اپنی بیٹی طاہرہ بیگم اور نواسی کی صحت وسلامتی اور پریشانی کی دوری کیلئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ اعانت بدر-/200 روپے۔

☆۔ عزیزم طاہر احمد صاحب جو انجینئرنگ کر رہے ہیں اپنی نمایاں کامیابی اور اپنے والدین محترم مکرم علی صاحب کے کاروبار میں ترقی کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اعانت بدر-/200 روپے۔

☆۔ مکرم حشمت علی صاحب آف تالبرکوٹ اپنی اور اپنے اہل وعیال کی صحت وسلامتی اور بچے کی کامل شفایابی اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اعانت بدر-/200 روپے۔

(شکیلہ بیگم صدر لجنہ اماء اللہ۔ تالبرکوٹ۔ اڑیسہ)

اعلاناتِ نکاح

☆۔ خاکسارہ کے بیٹے عزیز سعادت احمد ابن بشیر احمد گلبرگی مرحوم آف جڑچرلہ آندھرا پردیش کا نکاح عزیزہ شمسہ سمیع بنت سمیع اللہ صاحب آف حیدرآباد کے ساتھ تیس ہزار روپے حق مہر پر محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان نے مورخہ 28.12.10 کو مسجد اقصیٰ قادیان میں پڑھایا۔ احباب جماعت سے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں خاندانوں کیلئے یہ رشتہ باعثِ برکت بنائے۔ (آمین) اعانت بدر -/200 روپے۔ (رقیہ بشیر اہلیہ بشیر احمد گلبرگی مرحوم)

☆۔ عزیزہ مدیحہ ثمرین صاحبہ بنت مکرم بشارت احمد صاحب فلک نما حیدرآباد کا نکاح عزیزم احسان حسین احمد صاحب ابن مکرم ارشاد حسین صاحب سعید آباد کے ساتھ مبلغ اکاون ہزار روپے حق مہر پر محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مورخہ 28.12.10 کو بعد نماز مغرب وعشاء مسجد اقصیٰ قادیان میں پڑھا۔ احباب سے درخواست دُعا ہے دیا کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے جانبین کیلئے باعث برکت ومثمر بہ ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔ اعانت بدر-/200 روپے۔ (بشارت احمد حیدر۔ انچارج دفتر رشتہ ناطہ قادیان)

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن میں درج ذیل تفصیل سے مورخہ ۱۲ اگست بوقت ۱۲ بجے نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائیں۔

نماز جنازہ حاضر: مکرمہ مرجینہ گل صاحبہ اہلیہ مکرم رشید احمد برمی صاحب ۹ اگست ۲۰۱۰ء کو ۶۱ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نیک، تہجد گزار، صوم وصلوۃ کی پابند اور مالی تحریکات میں شوق سے حصہ لینے والی مخلص خاتون تھیں۔ دوسروں کی ہمدرد اور ہمیشہ ضرورتمندوں کی مدد کیلئے مستعد رہتیں۔

نماز جنازہ غائب: ☆......مکرم مولوی محمد احمد صاحب کالا افغاناں۔ درویش قادیان ۱۷ جون ۲۰۱۰ء کو ۸۶ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ تقسیم ملک کے بعد قادیان میں رکھے گئے ابتدائی درویشوں میں سے تھے۔ دیہاتی مبلغ کے طور پر یوپی کے علاقہ میں خدمت بجالاتے رہے۔ پھر نظر کی کمزوری کے سبب مرکز میں واپس بلا لئے گئے اور نظارت علیاء نظارت امور عامہ اور دفتر آڈیٹر میں خدمت سرانجام دیتے رہے۔ آپ کو تبلیغ کا بڑا شوق تھا۔ نظر کی کمزوری کے باوجود کسی کو ساتھ لے کر مضافات قادیان میں اکثر تبلیغ کیلئے جایا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

☆......مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب نائب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ ۱۷ر جولائی ۲۰۱۰ء کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے ۶۰ سال جماعت کے مختلف اداروں میں بطور واقف زندگی خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم نہایت نیک اور سلسلہ کا درد رکھنے والے مخلص باوفا انسان تھے۔ وقف زندگی کی توفیق ملنے پر ہمیشہ خدا کے شکر گزار رہتے۔ آپ کے بیٹے مکرم منصور احمد جاوید صاحب صدر مجلس انصار اللہ ڈنمارک کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

☆......مکرم شمس الدین صاحب اچک ایل۔ ترکی ۹ جولائی ۲۰۱۰ء کو استنبول (ترکی) میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے ۱۹۹۰ میں احمدیت قبول کی۔ بہت نیک، صالح، صوم وصلوۃ کے پابند، صاحب علم اور دوسروں کا درد رکھنے والے مخلص انسان تھے۔ خلافت سے بے پناہ عشق تھا اور امام وقت کا اتنا احترام کرتے تھے کہ ایم ٹی اے پر اگر کوئی خطبہ یا خطاب لگا ہوتا تو لیٹ کر سننا تو دور کی بات ہے دیوار یا کرسی سے ٹیک لگا کر سننے کو بھی خلیفۂ وقت کی بے ادبی سمجھا کرتے تھے۔ آپ کو خلافت رابعہ کے دور میں متعدد بار جلسہ سالانہ یوکے اور جرمنی میں شمولیت کا موقعہ ملا۔ آپ مکرم محمد احمد راشد صاحب مربی سلسلہ جرمنی کے خسر تھے۔

☆......مکرم منیر احمد ناصر صاحب آف ربوہ۔ ۱۸ر جون ۲۰۱۰ء کو ہالینڈ میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت چوہدری اکبر علی صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔ نمازوں کے پابند، تہجد گزار اور دعا گو، نیک مخلص انسان تھے۔ ۱۹۶۵ء سے ۱۹۷۷ء تک نصرت آباد سٹیٹ میں مختلف عہدوں پر فائز رہے اور محلّہ دار الفضل شرقی ربوہ میں ۹ سال تک صدر کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کے بیٹے مکرم مجیب احمد صاحب مبلغ سلسلہ بینن میں خدمت کو توفیق پا رہے ہیں۔

☆۔ مکرمہ امۃ الشافی شائستہ صاحبہ سینئر ٹیچر نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ۔ آپ ۲۹ جون کو اچانک بلڈ پریشر ہائی ہونے کی وجہ سے وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ بڑی نیک، پنجوقتہ نمازوں کی پابند، پرہیز گار خلافت کی شیدائی اور ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر لبیک کہنے والی، مالی قربانیوں میں پیش پیش اور بہت سی نادار طالبات کی خاموشی سے مدد کرنے والی مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ آپ ایک قابل ٹیچر تھیں۔ قرآن کریم باترجمہ جانتی تھیں۔ آپ نے متعدد لوگوں کو ترجمہ پڑھایا اور دن کا زیادہ حصہ قرآن کریم کی تلاوت میں صرف کرتی تھیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے محبت اور خلافت سے گہرا تعلق رکھتی تھیں۔

☆......مکرم صاحبزادہ صدیق صاحب ابن مکرم صاحبزادہ سیف الرحمٰن صاحب ۲۰ جون ۲۰۱۰ء کو ۸۸ سال کی عمر میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ۱۹۷۴ میں بعض رشتہ داروں نے آپ کو جائیداد سے بے دخل کر دیا لیکن آپ ثابت قدمی سے احمدیت پر قائم رہے۔ اور ان حالات میں نوکری کر کے گزر بسر کا سامان کیا۔ بچوں کی بہت اچھے رنگ میں تربیت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں ۶ بیٹیاں اور ۳ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم محمود احمد خان صاحب کارکن حفاظت خاص لندن کے خسر تھے۔

☆......مکرمہ رحمت بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم صوفی عبد المجید احمد صاحب سابق امیر ضلع میرپور۔ ۲۷ مئی ۲۰۱۰ء کو وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت میاں نور احمد صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ نیک، تہجد گزار خلافت سے محبت اور عقیدت کا والہانہ تعلق رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مولانا محمد صدیق امرتسری صاحب مبلغ سلسلہ اور بابو محمد لطیف صاحب (اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ) کی ہمشیرہ اور مکرم عبد الرزاق صاحب (ناظم انصار اللہ علاقہ کشمیر) کی والدہ تھیں۔

☆......مکرم محمد نصر اللہ خان صاحب، سابق نیشنل صدر جماعت مسقط، ۱۸ جون ۲۰۱۰ء کو بعارضہ کینسر وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بہت دیندار، مخلص اور جماعت کے ایک فعال رکن تھے۔ آپ نے قریباً ۲۰ سال تک مسقط میں صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔

☆......مکرم چوہدری خالد ممتاز صاحب ابن مکرم چوہدری فضل الٰہی صاحب ربوہ۔ ۲۶ مئی ۲۰۱۰ء کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ اپنے محلّہ دار العلوم جنوبی کے ۱۳ سال تک صدر رہے۔ باجماعت نماز کے پابند، تہجد گزار اور بڑے فرض شناس، مخلص اور محنتی انسان تھے۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور ۶ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم ریاض احمد صاحب ڈوگر مربی سلسلہ تنزانیہ کے خسر تھے۔

☆......مکرم محمد افضل صاحب آف جرمنی۔ ۲۸ مئی ۲۰۱۰ء کو طویل علالت کے بعد وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم 1/8 حصہ کے موصی تھے۔ بڑے نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ آپ کی اولاد کوئی نہیں تھی پسماندگان میں اہلیہ ہیں۔

☆......مکرم محمد حنیف بٹ صاحب آف کنری۔ ۱۵ مئی ۲۰۱۰ء کو وفات پا گئے۔ مرحوم انتہائی مہمان نواز، ملنسار اور مخلص انسان تھے۔ مربیان اور مرکزی نمائندگان کے ساتھ ہمیشہ عزت و احترام سے پیش آتے۔ درثمین اور کلام محمود کے سینکڑوں شعر زبانی یاد تھے۔ ۱۹۸۵ء کی ''کلمہ مہم'' کے دوران آپ کو اپنی جماعت میں بھرپور خدمت کی توفیق ملی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ سات بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں ان کے ایک بیٹے مکرم مبارک احمد عارف بٹ صاحب مربی سلسلہ سکھر میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

☆......عزیزم شہاب احتشام جنجوعہ ابن مکرم ڈاکٹر محمد احتشام جنجوعہ، یوایس اے گزشتہ دنوں ایک کار ایکسیڈنٹ میں ۸ سال کی عمر میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عزیز بہت خوش مزاج اور ہر دلعزیز طبیعت کا مالک تھا۔ جس کسی سے ملتا اسے اپنا بنا لیتا۔ اتنی چھوٹی عمر کے باوجود فلاڈیلفیا جماعت اور اپنے سکول میں بہت زیادہ لوگوں کا پیارا تھا۔ خلافت سے اسے بہت پیار تھا۔ اپنے کمرہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر اس طرح سامنے کی دیوار پر لگائی ہوئی تھی کہ جب صبح اُٹھوں تو سب سے پہلے میری نظر آپؑ پر پڑے۔

۲۳ اگست ۲۰۱۰ء بوقت ۱۲ بجے بمقام مسجد لفضل لندن۔

نماز جنازہ حاضر: مکرمہ نسیم بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبد الغفور صاحب ہیز۔ ۱۹ اگست ۲۰۱۰ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نیک، نماز روزہ کی پابند، چندہ جات اور مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی مخلص خاتون تھیں۔ ربوہ میں اپنی ایک پراپرٹی جماعت کو عطیہ کے طور پر پیش کی۔ غریب بچیوں کی شادیوں میں بھی مدد کیا کرتی تھیں۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ کا جنازہ تدفین کیلئے ربوہ لے جایا گیا۔

نماز جنازہ غائب: ☆......مکرم مولوی یو ابوبکر صاحب معلم وقف جدید آف کیرالہ۔ ۳ جون ۲۰۱۰ء کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کو تامل ناڈو، کرناٹک اور کیرلہ میں لمبا عرصہ بطور معلم خدمت بجا لانے کی توفیق ملی۔ بہت سے خاندان ان کے ذریعہ احمدی ہوئے۔ خوش مزاج، ملنسار اور تقویٰ شعار مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم کے بیٹے بھی بطور معلم، سلسلہ کی خدمت کر رہے ہیں۔

☆......مکرمہ بدر النساء صاحبہ اہلیہ مکرم لئیق احمد خورشید صاحب کینیڈا۔ ۲۲ جولائی ۲۰۱۰ء کو اچانک برین ہیمبرج سے وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ بڑی نیک، عبادت گزار، قرآن کریم سے محبت کرنے والی مخلص خاتون تھیں۔ آپ نے ربوہ اور کینیڈا میں لجنہ اماء اللہ کے مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ بچوں کی تربیت اور انہیں قرآن کریم کی تعلیم سکھانے کیلئے بہت محنت کرتی تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم شیخ خورشید احمد صاحب سابق نائب ایڈیٹر الفضل ربوہ کی بہو اور مکرم چوہدری ہادی علی صاحب مربی سلسلہ کینیڈا کی خالہ تھیں۔

۱۳ر ستمبر ۲۰۱۰ء بروز سوموار قبل از نماز عصر بمقام مسجد فضل لندن۔

جنازہ حاضر: مکرم مرزا عبد الوہاب شوکت صاحب۔ ۱۰ ستمبر ۲۰۱۰ء کو ۷۶ سال کی عمر میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت مرزا برکت علی صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ ابتدائی تعلیم قادیان میں حاصل کی۔ ۱۹۶۱ء میں لندن شفٹ ہو گئے اور بی بی سی لندن میں بطور انجینئر لمبا عرصہ کام کیا۔ آپ نہایت ملنسار، خوش اخلاق اور مخلص انسان تھے۔ دینی کاموں میں ذوق وشوق سے حصہ لیتے تھے۔ جماعت میں مختلف حیثیتوں سے اور پھر ایم ٹی اے میں بھی اس کے آغاز سے ہی خدمت کی توفیق پائی۔ آپ خدا کے فضل سے موصی تھے۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب: ☆......مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا عبد الرحمٰن صاحب مرحوم ربوہ۔ ۷ جون ۲۰۱۰ء کو وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحبؓ کی بیٹی اور حضرت محبوب عالم صاحبؓ کی بہو تھیں۔ مرحومہ نہایت دعا گو، صوم وصلوۃ کی پابند اور تہجد گزار تھیں۔ تلاوت قرآن کریم کا خاص شوق تھا۔ بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی بھی توفیق پائی۔ خلافت سے بے انتہا عشق تھا۔ دعوت الی اللہ اور مالی تحریکات میں بھی بڑے شوق سے حصہ لیتی تھیں۔ آپ مہمان نواز اور ضرورتمندوں کی ہمدرد نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ مکرم عبد الوھاب شاہد صاحب مربی سلسلہ کی والدہ تھیں۔

☆......مکرمہ فرخ مبشرات صاحبہ اہلیہ مکرم سید مبشرات احمد صاحب آف کینیڈا۔ ۱۰ اگست ۲۰۱۰ء کو کینیڈا میں ۴۷ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت مولیٰ بخش صاحبؓ برلاس صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔ آپ کے نانا حضرت قاضی محبوب احمد صاحبؓ اور سسر حضرت ڈاکٹر سید شفیع احمد صاحبؓ بھی صحابی تھے۔ آپ نہایت نیک اور جماعتی کاموں میں بڑے شوق سے حصہ لینے والی مخلص خاتون تھیں۔ بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی بھی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ مقبرہ موصیان کینیڈا میں تدفین ہوئی۔

☆......مکرم بشیر الدین خاکی صاحب ربوہ۔ ۱۶ جولائی ۲۰۱۰ء کو مختصر علالت کے بعد وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نہایت نیک اور خلافت سے محبت کرنے والے مخلص انسان تھے۔ آنکھوں کے عطیہ کی وصیت کی ہوئی تھی۔ آپ خدا کے فضل سے موصی تھے۔ واقفِ زندگی ڈاکٹر محمد احمد صاحب اشرف (فضل عمر ہسپتال ربوہ) آپ کے داماد ہیں۔

☆......مکرمہ شمیم ناصر ڈوگر صاحبہ اہلیہ مکرم ناصر احمد صاحب ڈوگر آف لاہور۔ ۲۷ مئی ۲۰۱۰ء کو ۴۸ء سال کی عمر میں وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو دعوت الی اللہ کا بہت شوق اور جذبہ تھا اور جماعتی اجلاسات اور پروگراموں میں باقاعدگی سے شامل ہوا کرتی تھیں۔ مرحومہ نے اپنی اولاد کی نیک تربیت کی اور انہیں نظامِ جماعت کے ساتھ وابستہ رکھا۔

☆......مکرمہ شمیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم مسعود احمد ناصر صاحب لاہور۔ ۱۵ اگست ۲۰۱۰ء کو وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نہایت صابر وشاکر، بہت سی خوبیوں کی مالک ایک مخلص خاتون تھیں۔ موصیہ تھیں۔ تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔ آپ مکرم ماسٹر غلام حیدر صاحب مرحوم سپرنٹنڈنٹ ومدرس جامعہ احمدیہ قادیان واحمد نگر کی بیٹی تھیں۔

☆......مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ والدہ مکرم مبارک احمد خان صاحب امیر جماعت سپین۔ ۱۷ جون ۲۰۱۰ء کو وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نہایت نیک مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ اولاد کی اچھی نیک تربیت کی۔ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

☆☆☆

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر 20881:: مَیں ٹی.ایاتھوکٹی زوجہ: مکرم کے. پی.احمد کویا قوم: مسلمان عمر: 68 سال تاریخ بیعت: 1970ء ساکن: مراڈ ڈاکخانہ: اراکیناڈ ضلع: کالیکٹ صوبہ: کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-11-01 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ جائیداد منقولہ: (ا) 12 گرام سونے کا ہار قیمت اندازاً -/14,400 روپے۔ (۲) کان پٹی 4 گرام قیمت -/4,800 روپے۔ (۳) انگوٹھی 2 گرام قیمت -/2400 روپے۔ کل -/21,600 روپے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: کے.وی. مصطفیٰ الامۃ: ٹی.ایاتھوکٹی گواہ: بی۔ رضیہ

وصیت نمبر 20882:: مَیں ھبۃ الوحید بنت: مکرم رفیق احمد صاحب قوم: مسلمان پیشہ: طالب علم تاریخ بیعت: پیدائشی احمدی ساکن: بپپور ڈاکخانہ: بپپور ضلع: کالیکٹ صوبہ: کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-12-22 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (ا) 20 گرام کا پازیب قیمت اندازاً -/24000 روپے۔ (۲) 12 گرام کا ہار قیمت -/14400 روپے۔ (۳) 8 گرام کی بالیاں قیمت -/9600 روپے۔ (۴) 20 گرام کی چوڑی قیمت -/24000 روپے۔ (۵) 6 گرام کی انگوٹھیاں -/7200 روپے۔ کل -/79200 روپے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد حصہ پر آمد حصہ بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم ظفر احمد الامۃ: ھبۃ الوحید گواہ: آئی. کے. منصور احمد

وصیت نمبر 20883:: مَیں پی زبیدہ زوجہ: مکرم آئی. کے. احمد کٹی صاحب قوم: مسلمان پیشہ: خانہ داری عمر: 53 سال تاریخ بیعت: 1963ء ساکن: وٹا کینار ڈاکخانہ آرٹس کالج ضلع: کالیکٹ صوبہ: کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-11-16 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (ا) چین 16 گرام قیمت اندازاً -/19200 روپے۔ (۲) چوڑیاں 11 گرام قیمت -/13,200 روپے۔ (۳) کمل 4 گرام قیمت -/4800 روپے۔ (۴) انگوٹھی 2 گرام قیمت -/2400 روپے۔ حق مہر 4 گرام -/4,800 روپے۔ کل -/44,400 روپے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: آئی. کے. احمد کٹی الامۃ: پی زبیدہ گواہ: آئی. کے. منظور احمد

وصیت نمبر 20884:: مَیں کے. ابراہیم ولد: موئدین قوم: احمدی پیشہ: سیلزمین عمر: 39 سال تاریخ بیعت: 1991ء ساکن: اراکینار ڈاکخانہ: اراکینار ضلع: کالیکٹ صوبہ: کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-11-07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ غیر منقولہ جائیداد: 8 سینٹ زمین بمقام کنالور جس کی موجودہ قیمت اندازاً -/3,20,000 روپے ہوگی۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/4500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: کے.وی. مصطفیٰ العبد: کے. ابراہیم گواہ: آئی. کے. منظور احمد

وصیت نمبر 20885:: مَیں ٹی. کے. جمیلہ زوجہ کے مظفر احمد قوم: مسلمان عمر: 30 سال تاریخ بیعت: 1982ء ساکن: ماتھوٹم ڈاکخانہ: اراکینار ضلع: کالیکٹ صوبہ: کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-5-26 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (ا) 12 گرام ہار قیمت -/14,400 روپے۔ (۲) 4 گرام انگوٹھی قیمت -/4,800 روپے۔ حق مہر 40 گرام سونا قیمت -/48,000 روپے۔ کل -/67,200 روپے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: کے. مظفر احمد الامۃ: ٹی. کے. جمیلہ گواہ: کے. ہمزہ کنجی

وصیت نمبر 20886:: مَیں زلیخہ احمد بنت: مکرم حسین شیخ احمد قوم: شیخ پیشہ: خانہ داری تاریخ پیدائش: 78-10-6 تاریخ بیعت: 2005-2-6 ساکن: جرمنی ڈاکخانہ: Durkheimer Str. 8 ضلع: 65934 فرانک فرٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10-8-5 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیور طلائی: انگوٹھیاں 3 عدد، ایک عدد ہار سیٹ، چوڑیاں 6 عدد، 3 عدد کڑے، ایک چین اور لاکٹ جن کا کل وزن 269 گرام ہے۔ اور اسکی اندازاً قیمت 4842 یورو ہوگی۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش (جیب خرچ) ماہانہ -/350 یورو ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تا 08-9-1 سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اکرام اللہ چیمہ الامۃ: زلیخہ احمد گواہ: مشتاق ملک

وصیت نمبر 20887:: مَیں ممتاز بیگم زوجہ: مکرم حامد احمد صاحب قوم: احمدی مسلمان پیشہ: خانہ داری عمر: 29 سال پیدائشی احمدی ساکن: ننگل باغبانہ ڈاکخانہ: قادیان ضلع: گورداسپور صوبہ: پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-12-24 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر -/8000 روپے بذمہ خاوند۔ زیور طلائی: ہار ایک عدد وزن 12.700 گرام 22 کیرٹ۔ نکلیس ایک عدد وزن 8.000 گرام۔ بالیاں دو جوڑی وزن 6.230 گرام۔ انگوٹھی 2 عدد وزن 3.250 گرام۔ کل وزن 30.180 گرام اندازاً قیمت -/34,765 روپے۔ زیور نقرئی: پازیب ایک جوڑی 16.360 گرام قیمت اندازاً -/278 روپے۔ مکان ایک مع زمین 2.75 مرلہ شاملاٹ بمقام چھوٹا ننگل قیمت اندازاً -/1,20,000 روپے۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش (جیب خرچ) ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ 09-1-1 سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمود احمد خادم الامۃ: ممتاز بیگم گواہ: حفیظ احمد الہ دین

وصیت نمبر 20888:: مَیں علی باسل (وقف نو) ولد: پی. ایم محمد علی قوم: احمدی مسلمان پیشہ: طالب علم عمر: 19 سال پیدائشی احمدی ساکن: کے. کے نگر ڈاکخانہ: کے. کے نگر ضلع: تروچی صوبہ: تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 09-3-16 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ والدین حیات ہیں۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش (جیب خرچ) ماہانہ -/150 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: پی. ایم محمد علی العبد: علی باسل گواہ: وسیم احمد صدیق

وصیت نمبر 20889:: مَیں H. Shaikh Abdul Qadir ولد: S. Fayaz Aslam قوم: Ahmadi پیشہ: ملازمت عمر: 30 سال: 1992ء ساکن: Chennai ڈاکخانہ: Pudupet ضلع: Pudupet صوبہ: Tamilnadu بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-11-17 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

1-Tirunelveli، Nanguneri Taluk، Karandaneri village، Survey No. 53/1، Plot No. 288، Area 1320 sq Feet .Market Value Rs.40,000/--My Share 13.64/%

2-Tirunelveli، Nanguneri Taluk، Karandaneri village، Survey No. 52/11 & 52/14 Plot No. 313، Area 1320 sq Feet.Market Value Rs 40,000/-

3-Tirunelveli، Nanguneri Taluk، Karandaneri village، Survey No. 52/11، Plot No. 284، Area 1320 Sq Feet. Market Value 40,000/-My Share 13.64/%

4.Kayalpattinam Third Level Township، Kayalpattinam southern village، Survey No. 397، Area 1200 sq feet. Market Value Rs. 3 lakhs.

میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/52,527 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایچ شیخ عبدالقادر العبد: S. Fayaz Aslam گواہ: K. Nasir Ahmed

وصیت نمبر 20890:: مَیں ایم محمد فضل الٰہی ولد: مکرم اے. محمد الدین علی صاحب قوم: احمدی مسلمان پیشہ: اے.سی ٹیکنیشن عمر: 30 سال پیدائشی احمدی ساکن: میلاپالیم ڈاکخانہ: میلاپالیم ضلع: ترونیل ویلی صوبہ: تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 09-3-7 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ والدین بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد انور احمد العبد: ایم محمد فضل الٰہی گواہ: ایچ شمس الدین

وصیت نمبر 20891:: مَیں آئی محمد مطلب ولد: مکرم محی الدین شاہ ابراہیم صاحب قوم: احمدی مسلمان پیشہ: ڈرائیور عمر: 39 سال تاریخ بیعت: 1989ء ساکن: میلاپالیم ڈاکخانہ: میلاپالیم ضلع: ترونیل ویلی صوبہ: تامل ناڈو بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 09-03-07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10

حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ بفضلہٖ تعالیٰ والدین حیات ہیں۔ خاکسار کے نام ایک پلاٹ 3 سینٹ زمین بمقام مولیکرہ پٹی میں ہے۔ موجودہ قیمت اندازاً -/27,000 روپے۔ اسکے علاوہ اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایچ شمس الدین　　العبد: آئی محمد مطلب　　گواہ: محمد انور احمد

وصیت نمبر 20892:: مَیں جے. اجیتھا فاطمہ زوجہ: مکرم بی جلال الدین قوم: احمدی پیشہ: خانہ داری عمر: 42 سال تاریخ بیعت: 2002ء ساکن: چینائی ڈاکخانہ: کرومپیٹ ضلع: کانچی پورم صوبہ: تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 08-6-6 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ Stone necklace 40 گرام 22 کیرٹ، ہار 32 گرام، Stone بالی 8 گرام، بالی 10 گرام، انگوٹھی 6 گرام بطور حق مہر، جھمکا 3 گرام۔ کل 99 گرام میں سے Stone کا وزن تقریباً 10 گرام وضع کرلیں تو باقی کل 89 گرام کا اندازاً قیمت -/89,000 روپے۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش (جیب خرچ) ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مولوی مزمل احمد　　الامۃ: جے. اجیتھا فاطمہ　　گواہ: کے. ناصر احمد

وصیت نمبر 20893:: مَیں ایچ. ضیاء الدین ولد: مکرم محمد حنیف صاحب قوم: احمدی مسلمان پیشہ: کاروبار عمر: 36 سال تاریخ بیعت: 1990ء ساکن: چینائی ڈاکخانہ: پورر ضلع: چینائی صوبہ: تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 09-04-25 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از تجارت ماہانہ -/6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم. وسیم احمد　　العبد: ایچ. ضیاء الدین　　گواہ: کے. ناصر احمد

وصیت نمبر 20894:: مَیں ایس. بشارت احمد ولد: مکرم اے. ایم. ایس شفاعت احمد قوم: احمدی پیشہ: تجارت عمر: 29 سال پیدائشی احمدی ساکن: پورر ڈاکخانہ: الپاکم ضلع: چینائی صوبہ: تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 08-05-11 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ والدین حیات ہیں۔ میرا گذارہ آمد از تجارت ماہانہ -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مولوی مزمل احمد　　العبد: ایس. بشارت احمد　　گواہ: کے. ناصر احمد

وصیت نمبر 20895:: مَیں اے جمال محی الدین ولد: مکرم عبدالوہاب صاحب مرحوم قوم: احمدی مسلمان پیشہ: پینشنر عمر: 71 سال تاریخ بیعت: 1975ء ساکن: میلاپالیم ڈاکخانہ: میلاپالیم ضلع: تروتیل ویلی صوبہ: تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 09-03-07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ایک مکان 14A اکبر سٹریٹ موجودہ قیمت اندازاً -/10,00,000 روپے۔ دیگر کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از پینشن ماہانہ -/4500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایچ شمس الدین　　العبد: اے. جمال محی الدین　　گواہ: محمد انور احمد

وصیت نمبر 20896:: مَیں جے. طاہر احمد ولد: مکرم اے. جمال محی الدین صاحب قوم: احمدی مسلمان پیشہ: طالب علم عمر: 27 سال پیدائشی احمدی ساکن: میلاپالیم ڈاکخانہ: میلاپالیم ضلع: ترونیل ویلی صوبہ: تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 09-03-8 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ والدین بفضلہٖ تعالیٰ حیات ہیں۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش (جیب خرچ) ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اے. پی. اے. محمود احمد　　العبد: جے. طاہر احمد　　گواہ: ایچ شمس الدین

وصیت نمبر 20897:: مَیں حوا امہ زوجہ: مکرم احمد محی الدین صاحب قوم: احمدی مسلمان پیشہ: لیبر بیڑی کمپنی عمر: 38 سال تاریخ بیعت: 1996ء ساکن: میلاپالیم ڈاکخانہ: میلاپالیم ضلع: ترونیل ویلی صوبہ: تامل ناڈو بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 09-3-7 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ایک ہار طلائی 6 پون (48 گرام) بطور حق مہر۔ دو بالیاں طلائی ایک پون (8 گرام)۔ کنگن 3 عدد طلائی 3 پون (18 گرام)۔ کل 74 گرام۔ موجودہ قیمت -/103600 روپے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: احمد محی الدین　　الامۃ: حوا امّہ　　گواہ: ایچ شمس الدین

وصیت نمبر 20898:: مَیں او. اے. نظام الدین ولد: مکرم او. ایم. عبدالرحمٰن صاحب مرحوم قوم: احمدی مسلمان پیشہ: تجارت عمر: 38 سال تاریخ بیعت: 1995ء ساکن: میلاپالیم ڈاکخانہ: میلاپالیم ضلع: ترونیل ویلی صوبہ: تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 09-3-4 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ایک مکان میلاپالیم، نیاری یارپّا Small Street میں واقع ہے۔ موجودہ قیمت اندازاً -/25,00,000 روپے۔ بمقام رحمٰن تاج نگر میلاپالیم میں 4 پلاٹ 8 سینٹ قیمت -/4,25,000 روپے۔ میرا گذارہ آمد از تجارت ماہانہ -/20,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایچ شمس الدین　　العبد: او. اے. نظام الدین　　گواہ: محمد انور احمد

وصیت نمبر 20899:: مَیں اے. ایم محمد سلیم ولد: مکرم اے. محمد ابراہیم صاحب قوم: احمدی مسلمان پیشہ: تجارت عمر: 51 سال تاریخ بیعت: 2000ء ساکن: مدورائی ڈاکخانہ: بی بی کولم ضلع: مدورائی صوبہ: تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 2009-3-5 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ایک مکان 1/2 سینٹ زمین پر جو فی الحال سرکاری ہے۔ نمبر 50 نیتاجی روڈ مدورائی قیمت اندازاً -/50,000 روپے۔ میرا گذارہ آمد از تجارت ماہانہ -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: او. کے. ناصر احمد　　العبد: اے. ایم محمد سلیم　　گواہ: آر محمود احمد عبداللہ

وصیت نمبر 20900:: مَیں ظاہرہ بانو زوجہ: مکرم ایچ نوفر رحیم صاحب قوم: احمدی مسلمان پیشہ: خانہ داری عمر: 38 سال تاریخ بیعت: 1998ء ساکن: مدورائی ڈاکخانہ: مدورائی ضلع: مدورائی صوبہ: تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 08-4-18 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ایک ہار 30 گرام اندازاً قیمت -/40500 روپے۔ ایک عدد انگوٹھی 5 گرام اندازاً قیمت -/6750 روپے۔ ایک عدد بالی 5 گرام بطور حق مہر قیمت اندازاً -/6750 روپے۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش (جیب خرچ) ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایچ نوفر رحیم　　الامۃ: ظاہرہ بانو　　گواہ: او. کے. ناصر احمد

وصیت نمبر 20901:: مَیں ایچ نوفر رحیم ولد: مکرم حنیف محمد صاحب قوم: احمدی مسلمان پیشہ: تجارت عمر: 41 سال تاریخ بیعت: 1996ء ساکن: مدورائی ڈاکخانہ: مدورائی ضلع: مدورائی صوبہ: تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 08-04-18 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ صرف سائیکل ہے۔ میرا گذارہ آمد از تجارت ماہانہ -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: او. کے. ناصر احمد　　العبد: ایچ نوفر رحیم　　گواہ: ایس. ایم. بشیر الدین

وصیت نمبر 20902:: مَیں ایم توکل مستان ولد: مکرم کے. عبدالقادر صاحب قوم: احمدی مسلمان پیشہ: تجارت عمر: 29 سال تاریخ بیعت: 1997ء ساکن: میلاپالیم ڈاکخانہ: میلاپالیم ضلع: ترونیل ویلی صوبہ: تامل ناڈو بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 09-3-7 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) مکان بمقام حامی پورم 2nd street میلاپالیم موجودہ قیمت اندازاً -/2,50,000 روپے۔ (۲) مکان بمقام حامی پورم 5th street، میلاپالیم قیمت اندازاً -/2,50,000 روپے۔ (۳) 3 سینٹ زمین میلاپالیم پلاٹ نمبر 56 قیمت اندازاً -/1,30,000 روپے۔ والدین بفضلہٖ تعالیٰ حیات ہیں۔ میرا گذارہ آمد از تجارت ماہانہ -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایچ شمس الدین　　العبد: ایم توکل مستان　　گواہ: محمد انور احمد

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ حضور انور مورخہ 13 جنوری 2010

بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ یہ تھا میرے آقا کا اپنے دشمنوں سے سلوک، کہ مجرم پکڑا جاتا ہے اسے بجائے سزا دینے کے محبت کے تیر سے اس طرح گھائل کرتے ہیں کہ وہ آپ کی خاطر اپنی جان تک قربان کرنے کیلئے تیار ہو جاتا ہے کیا کوئی اور اس شفقت اور عفو کا مقابلہ کرسکتا ہے۔ لیکن ہمیں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ محمد رسول اللہ اور صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لئے اسوہ حسنہ ہیں۔

پس ان نمونوں پر چلنا ان پر توجہ دینا آج کل کے مسلمانوں کا بھی فرض ہے ۔ حضرت عائشہ؄ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے اپنی ذات کیلئے کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا سوائے اس کے کہ کوئی اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حدود میں ناجائز طریق سے داخل ہوتا تو آنحضرت ﷺ اس کو اللہ تعالیٰ کی خاطر سزا دیتے ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک بصیرت افروز اقتباس پیش کرنے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عفو تھا جو بظاہر مخالفوں کی نظر میں بہت مشکل بات تھی کہ اس طرح کا عفور دکھایا جاسکتا ہے لیکن جب آپؐ سے یہ حسن سلوک دیکھا تو اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسلام قبول کرلیا۔ کاش آج مسلمان بھی اس نقطہ کو سمجھ لیں تو اسلام کے پیغام کو کئی گنا ترقی دے سکتے ہیں۔ کاش یہ لوگ شدت پسند لوگوں کے چنگل سے نکل کر اس اسوہ پر غور کریں جو ہمارے سامنے ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے۔

نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے

منظوم کلام سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنه

نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے — پر ہے یہ شرط کہ ضائع مِرا پیغام نہ ہو
چاہتا ہوں کہ کروں چند نصائح تم کو — تاکہ پھر بعد میں مجھ پر کوئی الزام نہ ہو
جب گزر جائیں گے ہم تم، پر پڑے گا سب بار — سُستیاں ترک کرو طالبِ آرام نہ ہو
خدمتِ دین کو اِک فضلِ الٰہی جانو — اس کے بدلے میں کبھی طالبِ انعام نہ ہو
سر میں نخوت نہ ہو، آنکھوں میں نہ ہو برقِ غضب — دل میں کینہ نہ ہو، لب پہ کبھی دُشنام نہ ہو
خیر اندیشیٔ احباب رہے مدنظر — عیب چینی نہ کرو، مُفسِد و نمّام نہ ہو
رغبتِ دِل سے ہو پابند نماز و روزہ — نظر انداز کوئی حصۂ احکام نہ ہو
پاس ہو مال تو دو اس سے زکوٰۃ و صدقہ — فکر مسکیں رہے، تم کو غمِ ایّام نہ ہو
عقل کو دین پہ حاکم نہ بناؤ ہرگز — یہ تو خود اندھی ہے گر نیرِ الہام نہ ہو
دُشمنی ہو نہ محبانِ محمدؐ سے تمہیں — جو مُعانِد ہیں تمہیں اُن سے کوئی کام نہ ہو
امن کے ساتھ رہو، فتنوں میں حصہ مت لو — باعثِ فکر و پریشانیٔ حکام نہ ہو
اپنی اس عمر کو اِک نعمتِ عظمیٰ سمجھو — بعد میں تاکہ تمہیں شکوۂ ایام نہ ہو
تُم مدبّر ہو کہ جرنیل ہو یا عالم ہو — ہم نہ خوش ہوں گے کبھی، تم میں گر اسلام نہ ہو
سیلف رِسپکٹ کا بھی خیال رکھو تم بیشک — یہ نہ ہو پر کسی شخص کا اِکرام نہ ہو
عُسر ہو یُسر ہو تنگی ہو کہ آسائش ہو — کچھ بھی ہو بند مگر دعوتِ اسلام نہ ہو
بھولیو مت کہ نزاکت ہے نصیبِ نسواں — مرد وہ ہے جو جفاکش ہو، گُل اندام نہ ہو
یاد رکھنا کہ کبھی بھی نہیں پاتا عزت — یار کی راہ میں جب تک کوئی بدنام نہ ہو
کام مشکل ہے بہت منزل مقصود ہے دور — اے مِرے اہلِ وفا سست کبھی گام نہ ہو
ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں — آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو
میری تو حق میں تمہارے یہ دُعا ہے پیارو — سر پہ اللہ کا سایہ رہے، ناکام نہ ہو
ظُلمتِ رنج و غم و درد سے محفوظ رہو
مہرِ انوار درخشندہ رہے، شام نہ ہو

Ahmad Computers

Naseem Khan
(M) 98767-29998
(M) 98144-99289
e-mail : naseemqadian@gmail.com

Ahmad Computers

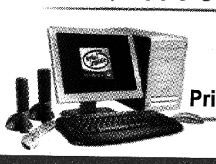

Deals in: All Kinds of New & Old Computers, Hardwares, Accessories, Software Solutions, Printers, Cartridge Refilling, Photostate Machines etc.

THIKRIWAL ROAD, QADIAN 143516

SONY hp LG Intel Microsoft Canon

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی مستقل نشریات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیزکے پروگرام

نام پروگرام	دن		وقت
خطبہ جمعہ Live	جمعہ	شام	6-30
Repeat	جمعہ	رات	9-45
Repeat	ہفتہ	صبح	8-45
Repeat	ہفتہ	شام	3.20
Repeat	اتوار	صبح	8-45
Repeat	اتوار	شام	7-35
Repeat	جمعرات	صبح	9-15
Repeat	جمعرات	شام	6-00
گلشن وقفِ نو	جمعہ	دوپہر	1-00
	ہفتہ	رات	8-25
	اتوار	دوپہر	12-00
	سوموار	دوپہر	01-00
	منگل	دوپہر	01-00

ایم ٹی اے کی Live نشریات

راہِ ھُدیٰ Repeate'	ہفتہ	صبح	9-55
Live	ہفتہ	رات	9-50
Repeate	منگل	رات	10-00
Faith Matters	اتوار	صبح	10-25
	اتوار	دوپہر	01-25
	اتوار	رات	10-00
	بدھ	رات	10-15
	جمعرات	دوپہر	01-35
انتخابِ سخن Live	ہفتہ	شام	6-15

آؤ قرآن مجید سیکھیں

یسرنا القرآن کلاس	اتوار	صبح	07-10
	اتوار	شام	05-40
	سوموار	صبح	06-15
لقاء مع العرب	جمعہ	صبح	7-00
ترجمۃ القرآن	جمعہ	صبح	9-45

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے پروگرام

سوال وجواب (اردو)	جمعہ	دوپہر	2-30
لقاء مع العرب	ہفتہ	صبح	7.05
سوال وجواب (اردو)	ہفتہ	دوپہر	2-00
لقاء مع العرب	اتوار	صبح	7-40
سوال وجواب (انگریزی)	سوموار	صبح	10-25
لقاء مع العرب	منگل	صبح	6-55
سوال وجواب (فرینچ)	منگل	صبح	9-00
سوال وجواب	منگل	دوپہر	2-30
لقاء مع العرب	بُدھ	صبح	6-50
سوال وجواب	بدھ	صبح	9-15
سوال وجواب	بدھ	دوپہر	2-15
خطبہ جمعہ	بدھ	شام	6-15
لقاء مع العرب	جمعرات	صبح	6-10
خطبہ جمعہ	جمعرات	صبح	9-55
سوال وجواب (انگلش)	جمعرات	دوپہر	2-40
ترجمۃ القرآن	جمعرات	رات	7-35

خبروں کے اوقات

خبرنامہ اردو	روزانہ	صبح	5-35
	روزانہ	صبح	8-35
	روزانہ	رات	9-30
عالمگیر جماعتی خبریں	روزانہ	صبح	6-15
	روزانہ	دوپہر	12-00
	روزانہ	شام	5-30
انگریزی خبریں	روزانہ	رات	11-30
سائنس اور میڈیکل کی خبریں	جمعہ	صبح	06-30
" "	منگل	صبح	06-30
" "	منگل	رات	06-20

نوٹ: ان پروگراموں میں کسی بھی وقت کوئی بھی تبدیلی ہوسکتی ہے۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل (M.T.A International)

کی ڈش لگانے کیلئے مندرجہ ذیل سیٹلائٹ سیٹنگ سے استفادہ کریں

Satalite : Asia Set 3S
Position : 105.5 East
Frequency : 3.760 Mhz
Min Dish Size : 1.8 Size
Polarisation : Horizontal
Symbol Rate : 2600 Mbps
Fec : 7/8

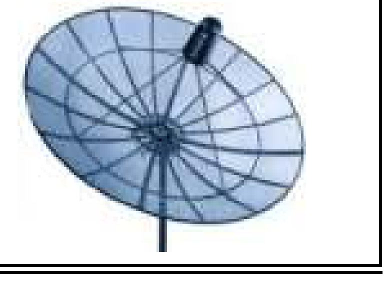

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-220757
Tel. : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 60 Thursday 20 Jan 2011 Issue No. 3

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
:65 Canadian Dollar

ہمیں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لئے اسوہ حسنہ ہیں۔

کاش آج مسلمان بھی اس نقطہ کو سمجھ لیں تو اسلام کے پیغام کو کئی گنا ترقی دے سکتے ہیں

اگر انصاف کی نظر سے دیکھنے والا کوئی تاریخ دان ہو تو باوجود مذہبی اختلاف کے یہ کھے بغیر نہیں رہ سکتا کہ آپؐ میں برداشت اور عفو کا نمونہ بے مثال تھا۔

خلاصہ خطبہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ 14 جنوری 2010 بمقام لندن یو کے

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آیت کریمہ خذالعفو وامر بالعرف واعرض عن الجاھلین (اعراف ۲۰۰) کی تلاوت کی اور اس کا ترجمہ پیش فرمایا کہ عفو اختیار کر اور معروف کا حکم دے اور جاہلوں سے کنارہ کشی اختیار کر۔

پھر فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا کے اس فقرے نے کہ کان خلقہ القرآن یعنی آپ کی زندگی قرآنی احکام و اخلاق کی عملی تصویر تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ ترین اخلاق کے وسیع سمندر کی نشاندہی فرمادی کہ جاؤ اور اس سمندر میں سے قیمتی موتی تلاش کرو اور خلق عظیم کے جو موتی بھی تم تلاش کروگے اس پر میرے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر ثبت ہوگی ۔ یہ ہے وہ مقامِ خاتمیت نبوۃ جو اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی (المائدہ: ۴) کے خدائی ارشاد میں ہمیں نظر آتی ہے پس دین کا کمال اور نعمت کا پورا ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آخری شرعی کتاب اتار کر اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات میں پورا فرمادیا۔

فرمایا: آپ سے زیادہ کون اس الٰہی کتاب اور اپنے رب کے منشا کو سمجھنے والا ہوسکتا ہے۔ آپؐ کی زندگی کا ہر پہلو جہاں قرآن کی عملی تصویر ہے وہاں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہمارے لئے اسوہ حسنہ بھی ہے۔ فرمایا: اس وقت میں آپ کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک حسین پہلو کی چند جھلکیاں پیش کروں گا جس نے نیک فطرت لوگوں کو آپ کے عشق و محبت میں بڑھا دیا اور منافقت کے گند سے صرف نظر کرتے ہوئے جب آپ نے یہ خلق دکھایا کہ واعرض عن الجاھلین تو دنیا پر ان لوگوں کی فطرت ظاہر ہوگئی یہ خلق جس کے بارے میں بیان کرنا چاہتا ہوں یہ عفو ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک بصیرت افروز اقتباس پیش کرنے کے بعد فرمایا کہ خود بھی اور اپنے صحابہ کو بھی مسلسل تکلیف میں سے گذرتے دیکھنا اور پھر جب طاقت آتی ہے تو عفو ایک ایسا نمونہ دکھانا جس کی مثال جب سے دنیا قائم ہوئی ہے ہمیں نظر نہیں آتی ۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی خاصہ ہے۔ پھر منافقین اور غیر تربیت یافتہ لوگوں کے مقابلہ پر آپ نے تحمل اور برداشت کا اظہار فرمایا یہ بھی کوئی معمولی چیز نہیں ہے۔ اگر انصاف کی نظر سے دیکھنے والا کوئی تاریخ دان ہو تو باوجود مذہبی اختلاف کے یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ آپ میں برداشت اور عفو کا نمونہ بے مثال تھا۔ لکھنے والے بعض ہندو اور بعض عیسائی بھی ہیں جنہوں نے لکھا ہے۔

حضور انور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عفو کے خلق عظیم کے بارے میں روشنی ڈالنے والے بعض واقعات بیان فرمائے۔

حضور نے عبد اللہ بن ابی بن سلول جو رئیس المنافقین تھا جس نے ظاہر میں اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو قبول کرلیا تھا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر غلیظ حملے کرنے کا کوئی دقیقہ نہ چھوڑتا تھا۔ مدینہ میں رہتے ہوئے مسلسل یہ واقعات ہوتے رہتے تھے اس کی دشمنی اصل میں تو اس لئے تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ ہجرت سے پہلے مدینہ کے لوگ اسے اپنا سردار بنانے کا سوچ رہے تھے لیکن آپ کی مدینہ آمد کے بعد جب آپؐ کو ہر قبیلے اور مذہب کی طرف سے سربراہ حکومت کے طور پر تسلیم کرلیا گیا تو یہ شخص آپؐ سے ظاہر میں تو نہیں مگر دل سے خلاف تھا۔ اس کا کینہ اور رنجشیں مزید بڑھتی گئیں۔ ایک روایت میں آپؐ کے مدینہ جانے کے بعد جنگ بدر سے پہلے کا ایک واقعہ ملتا ہے جس سے عبد اللہ بن ابی بن سلول کے دل کے بغض اور کینے اور اس کے مقابلے پر آپؐ کے صبر کا اظہار ہوتا ہے اور یہ اظہار دراصل عفو تھا یہ عفو اس وقت اور بھی روشن ہوکر چمکتا ہے جب بعد کے واقعات اور آپ کا ردّ عمل ظاہر ہوتا ہے۔ حضور نے عبد اللہ بن ابی بن سلول کے چند واقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا: ایک روایت میں آتا ہے کہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ہم کسی غزوہ کے لئے گئے ہوئے تھے کہ مہاجرین میں سے ایک شخص نے ایک انصاری کی پشت پر ہاتھ مارا اس پر اس انصاری نے باواز بلند کہا کہ اے انصار میری مدد کو آؤ اور مہاجر نے جب معاملہ بگڑتے ہوئے دیکھا تو اس نے باواز بلند کہا کہ اے مہاجر میری مدد کو آؤ یہ آوازیں رسول اللہ نے سن لیں پھر آپ نے دریافت فرمایا کہ یہ کیا زمانہ جاہلیت کی سی آوازیں بلند ہو رہی ہیں اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا کہ یا رسول اللہ ایک مہاجر نے ایک انصاری کی پشت پر ہاتھ مار دیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا کرنا چھوڑ دو یہ بری بات ہے فرمایا: پانی پینے کے اوپر ایک جھگڑا ہوگیا تھا۔ بہرحال یہ جھگڑا شروع ہوا بعد میں یہ بات رئیس المنافقین عبد اللہ بن ابی بن سلول نے سنی اس نے کہا مہاجرین نے ایسا کیا ہے اللہ کی قسم اگر ہم مدینہ لوٹے تو مدینہ کا معزز ترین شخص مدینہ کے ذلیل ترین شخص کو مدینہ سے نکال باہر کرے گا۔ نعوذ باللہ عبد اللہ بن ابی بن سلول کی یہ بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوگئی یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ کھڑے ہوئے اور کہا یا رسول اللہ مجھے اجازت دیں میں اس منافق کا سر قلم کردوں۔ حضرت عمرؓ کی بات سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے درگذر کرو کہیں لوگ یہ باتیں نہ کرنے لگ جائیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں کو بھی قتل کر دیتا ہے اس کے باوجود کہ اس کی ایسی حرکتیں تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنا ساتھی کہا ہے کیونکہ بظاہر وہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر رہا تھا۔ فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتا دیا کہ یہ واقعہ سچ ہے تو اس وقت سب لوگوں کو اس واقعہ کا پتہ چل گیا فرمایا اس کی منافقت کے متعلق قرآنی وحی ہوئی اس کے بعد آپ سے زیادہ کون جان سکتا تھا کہ عبد اللہ بن ابی بن سلول جھوٹا اور منافق ہے بلکہ آپ کی فراست پہلے سے علم رکھتی تھی کہ یہ منافق ہے۔ پھر بھی آپ نے نہ صرف صرفِ نظر فرمایا بلکہ اس کے ساتھ نرمی اور احسان کا سلوک فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جاری رکھتے ہوئے حضرت عائشہؓ پر جھوٹا الزام لگائے جانے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ انہی منافقین نے حضرت عائشہؓ کے بارے میں طرح طرح کی افواہیں پھیلانا شروع کردیں اور حضرت عائشہؓ پر کئی الزامات لگائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ باتیں سن کر بڑی بے چینی تھی لیکن آپ نے یہ برداشت کیا اور منافقین کو فوری سزا نہیں دی اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب حضرت عائشہؓ کی بریت کی وحی ہوئی تب بھی ان لوگوں کو سزا نہیں دی بلکہ عفو سے کام لیا بلکہ عبد اللہ بن ابی بن سلول کی وفات پر اس کے بیٹے کی درخواست پر اس کے کفن کیلئے اپنا کرتہ عنایت فرمایا بلکہ آپ کی شفقت اور عفو کا یہ حال تھا کہ آپ نے اس کا جنازہ بھی پڑھایا۔ قبر پر دُعا کرائی حضرت عمر نے عرض کی آپ کو ان تمام باتوں کا علم ہے کہ یہ منافق ہے اور اللہ تعالیٰ نے منافقین کے بارے میں فرمایا ہے کہ اگر تو ان کے لئے ستر مرتبہ بھی مغفرت طلب کرے تو ان کی مغفرت نہیں ہوگی ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں ایک اجازت بھی دی ہوئی ہے۔ تو میں کوشش کروں گا کہ اگر مجھے ستر مرتبہ سے زیادہ بھی بخشش طلب کرنی پڑی تو طلب کروں گا۔ فرمایا: یہ تھا آپؐ کا اسوہ جو آپ نے ان منافقین کے ساتھ بھی روا رکھا۔ فرمایا بعض اجڈ بھی ادب سے گری حرکات کیا کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو نہیں پہچانتے تھے ۔ ان سے اور مخالفین اسلام کے ساتھ حضورؐ کے عفو کے سلوک کے واقعات

(باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں)

کمپوزنگ و ڈیزائننگ : کرشن احمد قادیان